عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۵ تا ۱۱ رجمادی الاول ۱۴۴۱ھ مطابق کیم تا ۷ رجنوری ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۱

عشرۂ ختم نبوّت کی بہاریں

موجودہ عالمی میڈیا اور اس کا رویّہ

نیو ایئر نائٹ

اپنی زبان کی حفاظت کیجیے

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

قادیانی کمپنی کو کاروبار کے لئے تصدیق نامہ جاری کرنا

س:……کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی قادیانی کمپنی کو جو حلال مصنوعات / پروڈکٹ بناتی ہوتو ایک مسلم سرٹیفکیشن باڈی (تصدیقی ادارہ) اس کو حلال کا تصدیق نامہ سرٹیفکیٹ جاری کرسکتا ہے یا نہیں؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

ج:……قادیانی چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، اس لئے وہ قرآن وسنت اور اجماع امت کی بناپر کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ نیز پاکستان کے آئین کو نہ ماننے کی بناپر وہ محارب کافر بھی ہوگئے۔ اس لئے ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین کرنا، تجارت وخرید وفروخت کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ کسی قادیانی کمپنی کو کاروبار کے لئے تصدیق نامہ جاری کرنا بھی ایک طرح کا تعاون ہے جو کہ ناجائز ہے۔ لہٰذا کسی بھی حیثیت سے ان کے ساتھ معاملات جائز نہیں بلکہ ان کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے، جب تک کہ وہ قادیانیت کو چھوڑ کر اور آئین پاکستان کو مان کر صحیح اور سچے مسلمان اور پاکستانی نہیں بن جاتے۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

”لَا تَجِدُ قَوْماً یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْا اٰبَاءَهُمْ اَوْ اَبْنَاءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ۔“ (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ: ”جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہوں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔“

اس آیت میں واضح ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کو ناپسند فرماتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ کوئی تعلق رکھے، خواہ وہ اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے قریبی غیر مسلم عزیز واقارب کے ساتھ محبت کے تعلق کو بھی پسند نہیں فرمایا تو غیروں کے ساتھ لین دین یا تجارت اور خرید وفروخت کیسے درست ہوسکتا ہے؟

اس لئے جو مسلمان اللہ اور اس کے رسول کے سامنے سرخرو ہونا چاہتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ ہر معاملے میں قطع تعلق رکھیں اور ان کا بائیکاٹ کریں۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد ہے: ”یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَاءَ…۔“ (المائدہ:۵۱)

…اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو یار ومددگار نہ بناؤ…۔

اور تفسیر احکام القرآن للجصاص میں اس آیت کے ذیل میں تحریر ہے:

”وفی هذه الآیة دلالة علی ان الكافر لایكون ولیا للمسلمین لا فی التصرف ولا فی النصرة وتدل علی وجوب البرأة عن الكفار والعداوة بهم، لان الولایة ضد العداوة فاذا امرنا بمعادات الیهود والنصاریٰ لكفرهم فغیرهم من الكفار بمنزلتهم والكفر ملة واحدة۔“ (احکام القرآن للجصاص، ج:۲، ص:۴۴۴)

ترجمہ: ”اس آیت میں دلالت ہے اس بات پر کہ کافر مسلمانوں کا ولی (یار ومددگار) نہیں ہوسکتا، نہ تو معاملات میں اور نہ ہی امداد وتعاون میں، اور اسی سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے، کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود ونصاریٰ سے ان کی کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں، کیونکہ سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔“ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلس ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۵تا۱۱ر جمادی الاول ۱۴۴۱ھ مطابق یکم تا ۷ر جنوری ۲۰۲۰ء شمارہ:۱

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حضرت مولانا محمد یوسف مجاہد الحسینیؒ کی رحلت	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
موجودہ عالمی میڈیا اور اس کا رویہ	۷	مولانا سید محمد واضح رشید ندویؒ
نیو ایئر نائٹ	۹	مولانا محمد زبیر، ملتان
عشرۂ ختم نبوت کی بہاریں	۱۱	مولانا محمد رضوان
اپنی زبان کی حفاظت کیجئے	۱۴	ابواحمد سکراوی
آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی	۱۸	مولانا محمد ظہور رحمانی مدظلہ
مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ... (۳)	۲۱	مولانا سید محمد زین العابدین
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۳	ادارہ
سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا پیغام	۲۶	مولانا ابن الحسین عابدی

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

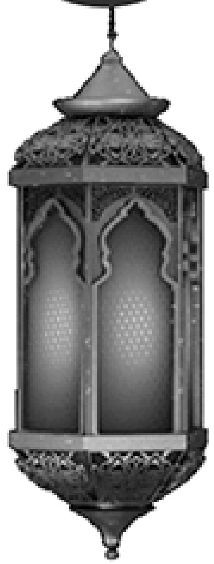

سحبان الہندحضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

شفاعت

حدیث قدسی ۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان فرمارہے تھے اور آپ کے پاس گاؤں کا ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ آپ بیان فرمارہے تھے کہ ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا جو کچھ تو چاہتا تھا وہ یہاں موجود نہیں ہے؟ یہ عرض کرے گا: سب کچھ ہے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں، پس وہ بیج ڈالے گا اور ایک پلک جھپکتے میں بیج اُگ آئے گا، کھیتی سرسبز ہوجائے گی اور کھڑی ہوجائے گی اور کٹ کٹا کر پہاڑوں کی مانند اس کے ڈھیر بھی لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! کھیتی تیار ہے، بے شک تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کرسکتی۔ یہ حدیث سن کر وہ گنوار بولا: خدا کی قسم! تم اس قسم کا کوئی آدمی یعنی جو کھیتی کی جنت میں تمنا کرے، سوائے قریشی اور انصاریوں کے نہیں پاؤں گے، کیونکہ وہی لوگ کھیتی والے ہیں اور ہم لوگ تو کھیتی والے نہیں ہے، پس گنوار کی اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے۔ (بخاری) یعنی جنت میں ہر قسم کی خواہش پوری کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تیری ضروریات کا سب سامان یہاں موجود نہیں ہے؟ مگر جب زراعت پر اصرار کرے گا تو اجازت دی جائے گی۔ گاؤں کے آدمی نے چونکہ بے تکلفی اور سادگی سے یہ جملہ کہا کہ جناب! اس قسم کی تمنا کرنے والا تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا، ہم لوگ تو زراعت پیشہ نہیں۔ اس کی بے تکلفی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی۔

حدیث قدسی ۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جہنم میں سے قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ آسودہ اور مرفہ الحال تھا۔ اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: اے ابن آدم! تو نے کوئی آسودگی دیکھی، کیا تجھ پر عیش و آرام کی کوئی گھڑی گزری تھی؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! خدا کی قسم! میں نے کبھی کوئی عیش نہیں دیکھا اور اہل جنت میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سخت ترین مصائب و آلام میں مبتلا رہ چکا ہوگا۔ اس کو جنت میں ایک غوطہ دے کر اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی، اور تجھ پر کبھی سختی گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! نہیں، نہ تو مجھ پر کبھی کوئی تکلیف گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

نماز

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

صلوٰۃ التسبیح

پھر ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے رکوع میں جائے، تین مرتبہ ''سبحان ربی العظیم '' پڑھے، پھر ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ '' کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو اور ''ربنا لک الحمد '' کہے، پھر ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جائے، تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ '' پڑھے، پھر ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے قعدے کی حالت میں بیٹھے اور ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے، اور تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہنے کے بعد: ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے (دوسری رکعت کے لئے) سیدھا کھڑا ہو اور ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لے، پہلے پندرہ مرتبہ: ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' پڑھے۔ پھر پوری بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ یا تین آیتیں پڑھ لینے کے بعد: ''سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم '' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، رکوع کی تسبیح ''سبحان ربی العظیم'' ۳ مرتبہ پڑھے۔ (جاری ہے)

ادار یہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حضرت مولانا محمد یوسف مجاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ کے مرید باصفا، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، علامہ شمس الحق افغانی رحمہم اللہ تعالیٰ کے شاگرد رشید، دارالعلوم اسلامیہ ڈابھیل کے فارغ التحصیل، قافلۂ احرار کے رکن رکین، حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہ کے دیرینہ سپاہی، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے عظیم جرنیل، کئی کتابوں، مجلات اور اخبارات کے مصنف وایڈیٹر حضرت مولانا محمد یوسف مجاہد الحسینیؒ اس دنیائے رنگ وبو میں ۹۳ برس گزار کر عالم آخرت کی طرف راہی ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیئ عندہ باجل مسمیٰ۔

اس دنیا میں آنا ہی جانے کی تمہید ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی شخصیت اور ہستی جب اس دنیا میں نہ رہی تو کسی اور انسان کو اس دنیا میں ہمیشگی رہنا کیسے نصیب ہوسکتا ہے؟ اس لئے ہر ایک انسان کا جانا تو طے اور مقدر ہے ہی، لیکن کامیاب ہیں وہ لوگ جو اس دنیا میں آنے کے بعد اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی سمجھ کر اور اسے رضائے حق اور خدمت خلق میں گزار کر اسے توشۂ آخرت بنا کر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ انہی باکمال لوگوں میں سے ایک حضرت مولانا محمد یوسف مجاہد الحسینیؒ بھی ہیں۔

آپ کی پیدائش ۴ رجنوری ۱۹۲۶ء کو سلطان پور لودھی، ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر میں ہوئی۔ والدین نے آپ کا نام محمد یوسف رکھا، آگے چل کر آپ کا قلمی نام مجاہد الحسینی اتنا مشہور ہوا کہ آپ کا اصلی نام چھپ گیا اور علمی دنیا آپ کو مجاہد الحسینی کے نام سے ہی جانتی تھی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ خیر المدارس جالندھر میں ہوئی اور اعلیٰ تعلیم وفراغت ۱۹۴۴ء میں دارالعلوم اسلامیہ ڈابھیل سے ہوئی۔ آپ کے اساتذہ کرام میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی، علامہ شمس الحق افغانی، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع، مولانا ظفر احمد عثمانی، مولانا محمد مسلم، مولانا خیر محمد جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔

دینی وعلمی حلقوں میں مولانا مجاہد الحسینی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کی ساری زندگی عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت میں گزاری۔ آپ نے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک مجاہد اور سپاہی کا کردار ادا کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کی خاطر کئی بار جیل بھیجے گئے۔ تحریک ختم نبوت میں مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری سمیت جیل میں موجود اکابر کی نمازوں میں امامت کی مستقل ذمہ داری آپ نے نبھائی۔ مولانا مجاہد الحسینی رحمہ اللہ تحریک ختم

نبوت ۱۹۵۳ء کے عظیم رہنما امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے رفیق اور جانشین امیر شریعت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے ہم درس تھے۔ وہ روز اول سے مجلس احرار اسلام سے وابستہ تھے۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے ترجمان روزنامہ آزاد لاہور، روزنامہ نوائے پاکستان لاہور، ہفت روزہ خدام الدین لاہور اور اپنے جاری کردہ ہفت روزہ ساربان لاہور، ماہنامہ صوت الاسلام فیصل آباد کے مدیر رہے۔ مختلف اخبارات اور رسائل وجرائد میں ان کے مضامین اور کالم شائع ہوتے رہے۔ انہوں نے پاک وہند کے جید علماء ومشائخ، دینی وسیاسی رہنماؤں، صحافی، ادباء اور شعراء کو دیکھا اور ان کے ساتھ کام کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کے عینی شاہد تھے جبکہ تحریک ختم نبوت میں باقاعدہ حصہ لیا۔

مولانا مجاہد الحسینی رحمہ اللہ ایک کہنہ مشق صحافی، نثر نگار اور خطیب تھے۔ انہوں نے شاعری بھی کی، چند نعتیں، نظمیں اور غزلیں کہیں۔

آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں: معاشیاتِ قرآنی، تعلیم القرآن، سیرت وسفارت رسول صدارتی ایوارڈ یافتہ، خطبات امیر شریعت، مشاہیر کی تقریریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام خدمت خلق، شاہ ولی اللہ کے دیس میں، حج وعمرہ (ادائیگی کا آسان طریقہ)، سفرنامہ ارض الاسلام، اسلام اور زرعی معاشیات، آخری جیل کے آخری قیدی، علماء دیوبند عہد ساز شخصیات، فضیلت وطریقہ نماز، مولانا ابوالکلام آزاد کی مرزا قادیانی کے جنازے میں شرکت (بہتان کا حقیقت افروز تجزیہ)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظامِ امن عالم، نیز آپ نے امیر شریعت کے حوالے سے بھی ایک کتاب لکھی ہے، جو زیر طباعت ہے۔ ان کی کتاب "سیرت وسفارت رسول" پر انہیں صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

مولانا مجاہد الحسینی ختم نبوت کے جانباز سپاہی تھے۔ زندگی کی آخری سانس تک اس کے لئے کوشش کرتے رہے۔ بیماری کے دنوں میں بھی آنے والوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہے اور بستر مرگ پر بھی فیصل آباد میں بڑے پیمانے پر ختم نبوت کانفرنس کروانے کے ارادے کا اظہار کیا۔ انہیں کچھ دن پہلے دل کی تکلیف ہوئی تھی۔ گزشتہ روز (۱۹ ربیع الثانی ۱۴۴۱ھ بمطابق ۱۷ دسمبر ۲۰۱۹ء) علی الصبح ہسپتال میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ نماز جنازہ ٹیکنیکل ہائی اسکول ڈی گراؤنڈ کی مسجد میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما مولانا سید کفیل شاہ بخاری نے پڑھائی، جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بعدازاں پیپلز کالونی ڈی گراؤنڈ کے قریب قدیم قبرستان صدیقیہ میں انہیں سپرد خاک کردیا گیا۔ پسماندگان میں ایک بیوہ، ایک بیٹی اور ایک بیٹا پروفیسر ابوبکر صدر ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کے سربراہ حضرت مولانا فضل الرحمن مدظلہ نے مولانا مجاہد الحسینی کے انتقال پر ان کے صاحبزادے پروفیسر ابوبکر صدر سے ٹیلیفون پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی ملی ودینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مجاہد الحسینی اکابر کی آخری نشانی تھے۔ ان کی شخصیت کو دیر تک یاد رکھا جائے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ، نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا عزیز احمد مدظلہ، حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاضی احسان احمد کے علاوہ تمام مبلغین وکارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حضرت مولانا مجاہد الحسینی کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا اور حضرت کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا الحسینی کی تمام علمی وعملی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس کا مکین بنائے۔ آپ کے لواحقین، پسماندگان اور معتقدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت اپنے قارئین سے ایصال ثواب کی درخواست کرتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

موجودہ عالمی میڈیا اور اس کا رویہ

مولانا سیّد محمد واضح رشید ندویؒ

معاصر میڈیا کی حیثیت اس کے مالکوں کے حق میں ایک مدد و معاون کی ہے، وہ مخالفین کے لئے تیشہ سے کم نہیں، تمام ذرائع نشر واشاعت اپنے مالکوں کے مفادات و منافع کے مطابق اچھے کو بُرا اور بُرے کو اچھا بنا کر پیش کرنے میں مصروف ہیں اور شخصی مصالح کی حفاظت اور ذاتی مفادات کو بروئے کار لانے کے لئے اخلاق تو اخلاق انسانی قدروں کو بھی پامال کیا جارہا ہے۔

پندرھویں صدی ہجری سے پہلے عالمی میڈیا نے یہ زبردست پروپیگنڈا کیا کہ نئی صدی اسلام کی صدی ہوگی، اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے تعلق سے یہ اشتعال انگیز تصور اتنا فروغ پایا کہ پورا یورپ اسلام سے لرزنے لگا اور اس کے مقابلے کے لئے تیاری کرنے لگا۔

عالمی میڈیا نے اشتراکیت کو چھوڑ کر اسلام کے خلاف محاذ قائم کرکے عالم اسلام میں رونما ہونے والے واقعات وحوادث کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے پر پوری توجہ صرف کرنا شروع کردی، حالانکہ دوسری قوموں میں رونما ہونے والے دہشت گردانہ واقعات کا تناسب زیادہ ہے، خود یورپ میں کثرت سے انتہا پسندانہ اور دہشت گردانہ واقعات ہوتے رہتے ہیں لیکن میڈیا کو کوئی جنبش نہیں ہوتی، لیکن اس کے مقابلہ میں عالم اسلام میں اگر کوئی چھوٹا واقعہ بھی پیش آجائے تو مغربی میڈیا اس کو انتہائی بھیانک شکل میں پیش کرتا ہے اور اسلامی تنظیموں کی سرگرمیوں کو مائیکرو اسکوپ سے دیکھ کر مسخ کرکے پیش کرتا ہے۔ ایسی رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں جن میں پروپیگنڈا، دجل وفریب، جعل سازی کی چھاپ غالب ہوتی ہے۔ اسی عرصہ میں ''تہذیبوں کا ٹکراؤ'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع ہوئی تو عالمی میڈیا نے اس پر بھرپور توجہ دی جیسے وہ کوئی مقدس کتاب ہو اور اس کی معلومات ایسی صحیح اور مسلم ہوں جس میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہ ہو۔

اسلامیت ومغربیت کی کشمکش اور اس کے ذرائع دفاع کا پتہ لگانے کے لئے کانفرنسیں منعقد کی گئیں اور کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور دوسری طرف کسی نے مطلق توجہ نہ دی کہ اسلامی تہذیب ہی وہ معاشرتی تہذیب ہے جس کی کوئی حکومت حامی و معاون نہیں جب کہ مغربی تہذیب کی حفاظت کرنے والی ایسی بے شمار حکومتیں ہیں جو طاقت وقوت سائنس وٹیکنالوجی اور ابلاغ کے وسائل سے لیس ہیں لیکن میڈیا نے اسلامی تہذیب کو عالمی خطرہ کی شکل میں پیش کیا جس سے بڑی حکومتوں کے وجود کو خطرہ لاحق ہوگیا بلکہ پورا یورپ لرز اٹھا میڈیا کے اسلامی خطرہ کو سنگین بنا کر پیش کرنے کی وجہ سے دنیا کے مختلف حصوں میں قتل وغارتگری کے واقعات رونما ہوئے جن میں مسلمانوں کا بڑا جانی و مالی نقصان ہوا ان پر پابندیاں عائد کی گئیں اسی پروپیگنڈا کی وجہ سے ''سویت یونین'' کی سابق اسلامی جمہوریتوں میں مسلمانوں کو وہ آزادی نہ مل سکی جو غیر مسلم ملکوں کو حاصل ہوئی، اس لئے کہ میڈیا نے یہ زبردست پروپیگنڈا کررکھا تھا کہ مسلمانوں کی آزادی پورے یورپ کے لئے خطرہ ہے۔ اسی خطرہ کو بنیاد بنا کر بوسنیا، ہرزیگووینا اور سراجیو میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔

یہودیوں کے دست تصرف میں جو میڈیائی ادارے اور مراکز تھے وہ تو اور زیادہ اسلام دشمن تھے، یہ یہودی اور صیہونی ادارے عالمی میڈیا پر کنٹرول رکھتے ہیں، میڈیا کے تعلق سے یہودیوں کا موقف معلوم ومشہور ہے۔ ۱۸۶۹ء میں یہودی حاخام ''راشورون'' نے پراگ میں میڈیا پر کنٹرول حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا:

''دنیا پر کنٹرول کے لئے اگر سونے کے ذخائر پر قبضہ ہمارا پہلا ترجیحی ذریعہ ہے تو میڈیا دوسرا ذریعہ ہے۔''

۱۸۹۷ء میں تھیوڈ ہرٹزل نے سوئزرلینڈ کے شہر ''بال'' میں کہا:

''اسرائیل کا قیام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ان کا میڈیا خاص طور پر صحافت پر مکمل قبضہ نہ ہوجائے۔''

حکماء صیہون کے پروٹوکل نمبر۱۲ میں درج ہے:

”پریس کو ہم اس طرح کنٹرول کریں گے:

۱:... صحافت کو ہم اپنے قابو میں کریں گے،اس طرح کہ وہ ہماری مرضی کے مطابق چلے۔

۲:... ہمارے دشمن کو اس میں دخل نہ ہوتا کہ وہ اپنی بات نہ کہہ سکے۔

۳:... کوئی بھی خبر ہمارے وسائل و ذرائع ابلاغ سے بچ کر عوام تک نہ پہنچے۔

۴:... ہمارے اپنے اخبارات ہوں، وہ جس کی تائید کریں وہ ظاہر ہو، جس کی مذمت کریں وہ ذلیل ہو، جس نظام کو ہم پسند کریں عوام بھی اس کو پسند کریں اور جس کو ناپسند کریں عوام بھی اس کو ناپسند کریں، ہم جب چاہیں فتنہ وفساد پیدا کردیں، جس فتنہ کو دبانا چاہیں اس کو دبا سکیں۔

۵:... اس کام کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ صحافت میں داخل کئے جائیں جن کا کوئی کیرکٹر نہ ہو، وہ ہمارے تابع ہوں اور جب وہ اپنی رائے ظاہر کرنا چاہیں جو ہمارے مفاد کے خلاف ہو تو ہم ان کو بدنام کرکے عاجز کردیں۔“

مغربی میڈیا کے اس موقف کی وجہ سے دنیا میں کہیں بھی کوئی بم دھماکا ہو، یا دہشت گردی کے واقعات اور کارروائیاں ہوں، مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے تاکہ پوری دنیا مسلمانوں کی مذمت کرنے لگے اور اسلام کے بارے میں غلط تصور قائم کرلے، دنیا کے کسی بھی حصہ میں کسی بھی وقت کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو عالمی میڈیا بغیر کسی تحقیق کے مسلمانوں کو ہی مجرم گردانتا ہے، چنانچہ حادثہ کے فوراً بعد مسلمانوں پر ظلم وزیادتی کا پہاڑ توڑا جانے لگتا ہے۔

”اوکلاہوما“ کے واقعات اس کی زندہ مثالیں ہیں، جن کی تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اس میں دور تک کوئی ہاتھ نہیں تھا، اور اصل میں اس کا مجرم ایک یورپین عیسائی تھا۔ امریکا کے ۹/۱۱ کے بارے میں اسی طرح کی رپورٹیں اور خود امریکی دانشوروں کی تحقیقات ہیں، لیکن مغربی میڈیا سرکاری بیان ہی کو مسلسل نقل کرتا رہتا ہے۔ عالمی میڈیا کا یہ اب مزاج بن گیا ہے کہ ہر تشدد کے واقعہ کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑے اور اس کے نتیجہ میں بے قصور مسلمان ملزم قرار دیئے جاتے ہیں اور طویل مدت تک عذاب میں مبتلا رہتے ہیں، بعض خوش قسمت عدالت میں بری قرار دیئے جاتے ہیں، مگر اس وقت تک ان کی زندگی اور ان کا خاندان تباہی کا شکار ہوچکا ہوتا ہے۔

اس سیاسی پروپیگنڈا کے ساتھ ساتھ معاصر یورپین میڈیا سماج میں تہذیب جدید کے عنوان سے فواحش ومنکرات اور حیاء واخلاق سوز باتوں کو رواج دیتا ہے اور یہ پروپیگنڈا کرتا ہے کہ اسلام عورتوں کے ساتھ ظلم کرتا ہے اور انسانوں کے بنیادی حقوق اور آزادی سلب کرنا چاہتا ہے۔

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ نے جو طاقت حاصل کی ہے وہ جغرافیائی حدود سے بالاتر ہے، آج ملکوں اور قوموں کی تقدیریں نوک قلم سے وابستہ ہوگئی ہیں اور صحافت ملتوں اور قوموں کا مزاج بناتی اور بگاڑتی ہے اور تعمیر وتخریب میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

☆☆..........................☆☆

دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس، کنڈیارو

کنڈیارو.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے زیر اہتمام جامعہ عربیہ دارالقرآن سرہیہ مسجد اقبال محلہ کنڈیارو میں ۱۱،۱۲؍دسمبر ۲۰۱۹ء صبح ۹ سے ۱۲ بجے دوپہر تک ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا گیا۔ کورس کے جملہ انتظامات مولانا عطاء اللہ عباسی ودیگر اراکین جامعہ دارالقرآن نے کئے۔ ۱۱؍دسمبر کو کورس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے کورس کی غرض وغایت اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے ”اوصافِ نبوت اور کذبات مرزا“ پر گفتگو کی۔ مجلس کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے ”عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث سے“ کے عنوان پر درس دیا۔ ۱۲؍دسمبر کو مولانا تجمل حسین نے ”عقیدۂ حیات مسیح، رفع ونزول مسیح“ کے عنوان پر درس دیا۔ حضرت مولانا مفتی محمد ادریس سومرو نے شرکاء کورس سے خطاب کیا۔ آخر میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے ”امام مہدی علیہ الرضوان اور کفریاتِ مرزا“ کے عنوان پر درس دیا۔ کورس کے آخر میں شرکاء سے ان موضوعات پر سوال پوچھے گئے درست جواب دینے والوں کو انعام میں مجلس کی کتب دی گئیں اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ کورس میں دینی مدارس اور اسکول وکالج کے طلبا نے بھرپور شرکت کی۔ مدرسہ دارالقرآن کی انتظامیہ کی طرف سے دونوں دن شرکاء کی ضیافت کا انتظام بھی کیا گیا۔ دریں اثنا ۱۲؍دسمبر کو جامعہ دارالقرآن کے زیر انتظام مدرسۃ البنات جامعۃ الحسنہ دارالقرآن میں طالبات وخواتین سے مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا تجمل حسین نے بیانات کئے۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ دارالقرآن کے جملہ احباب کو اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

نیو ایئر نائٹ

مولانا محمد زبیر، ملتان

ہمیں اس حقیقت کا اعتراف کرلینا چاہئے کہ فرنگی حکومت سے ظاہری آزادی حاصل کرلینے کے باوجود ہم لوگ آج تک فرنگی تہذیب سے آزاد نہیں ہوسکے۔ ہماری نوجوان نسل سے اسلامی مہینوں یا کم از کم حرمت والے چار مہینوں کے بارے میں استفسار کیا جائے تو اکثریت جواب دینے سے قاصر ہوگی لیکن دسمبر کا آغاز ہوتے ہی نیو ایئر منانے کی تقریبات خصوصاً نیو ایئر نائٹ کی تقریبات کی تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں، شراب کی وافر مقدار جمع کرلی جاتی ہے، بازارِ حسن سے تتلیاں منگوالی جاتی ہیں اور ہوٹلوں کے کمرے کرائے پر بک کروالیئے جاتے ہیں اور پھر جیسے ہی رات کے بارہ بجے جنوری کا اعلان ہوتا ہے تو ہر طرف طوفانِ بدتمیزی برپا ہوجاتا ہے۔

برطانیہ، فرانس اور جرمنی سمیت دیگر عیسائی ممالک تو نیو ایئر نائٹ مناتے ہی تھے لیکن اب یہ خرافات اسلامی جمہوریہ پاکستان سمیت تقریباً ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہیں اور ہم مسلمان کبھی یہ سوچنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرتے ہیں کہ نئے عیسوی سال کا استقبال ان بدبخت لوگوں کا تہوار ہے جنہوں نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کارٹون اور خاکے شائع کرکے اور قرآن کریم کو برسرعام نذر آتش کرنے کے گھناؤنے منصوبے کا باقاعدہ اعلان کرکے امت مسلمہ کی غیرت کو چیلنج کیا تھا۔

نیو ایئر نائٹ کی تقریبات کا باقاعدہ آغاز انیسویں صدی عیسوی میں ہوا۔ برطانیہ کی رائل نیوی کے نوجوانوں کی زندگی کا بڑا حصہ چونکہ بحری جہازوں میں گزرتا تھا اور وہ تھکا دینے والے سمندری سفروں سے بے زار ہو جاتے تھے۔ اس لئے وہ مختلف تقریبات کا انعقاد کرکے اپنی موج مستی کا سامان پیدا کرتے رہتے تھے، انہی تقریبات کے دوران میں کسی نے کہا کہ ۳۱ ردسمبر کو کیوں نہ ہم سب مل کر نئے سال کو خوش آمدید کہا کریں؟ لہٰذا اس سال جہاز کے سارے عملے نے مل کر جہاز کے ہال روم کو سجایا، موسیقی اور شراب کا اہتمام کیا، رات دس بجے سب نے شراب پی کر رقص کیا اور ٹھیک بارہ بج کر ایک منٹ پر سب نے ایک دوسرے کو نئے سال کی آمد کی مبارکباد دی۔ اگلے سال شراب کے ساتھ ”شباب“ کا بھی اہتمام کیا گیا، کیونکہ برطانیہ کی رائل نیوی کے سپاہیوں نے اپنے افسروں کو درخواست دی تھی کہ چونکہ ہم کافی عرصے سے اپنے گھروں سے دور ہیں اور سمندر کی بوریت سے بچنے کے لئے ہم نیو ایئر نائٹ منانا چاہ رہے ہیں اور ہمیں اس موقع پر رقص کے لئے ساتھی خواتین درکار ہیں، لہٰذا ہمیں صرف ایک رات کے لئے ساحل سے خواتین لانے کی اجازت دی جائے، چنانچہ اس درخواست کو قبول کرلیا گیا۔

تیسرے سال اس تقریب میں بتیاں بجھانے کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ اس کی

عقیدہ ختم نبوت کا منکر کبھی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا: علماء کرام

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا محبوب الحسن طاہر، قاری محمد اقبال، مولانا ظہیر احمد قمر، مولانا عبدالعزیز نے مختلف مساجد میں درس ختم نبوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر کبھی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قادیانیت یہود و ہنود انگریز کے بنائے ہوئے ناپاک منصوبے اور خطرناک فتنے ہیں۔ قادیانی آئین پاکستان کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام کی بنیاد توحید باری تعالیٰ اور عقیدہ ختم نبوت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرنے میں ہے۔ پاکستان سمیت پوری ملت اسلامیہ عقائد کی محافظ و نگہبان ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی سیاسی پارٹی کانگریس کے رہنما اور قادیانیوں سے تعلق رکھنے والے پارلیمنٹ کے ممبر پرتاب سنگھ کا قادیانیوں کی حمایت سے بھارت اور قادیانی گٹھ جوڑ عیاں ہوگیا۔ قادیانیوں کا یہ مذہبی عقیدہ ہے کہ پاکستان مٹ جائے گا اور اکھنڈ بھارت بن جائے گا۔ قادیانی آئین پاکستان کا کھلم کھلا انکار کرکے مسلمانوں کی شناخت پر ڈاکا ڈال رہے ہیں۔

تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک آفیسر نے مائک پر تمام لوگوں کو ''ہیپی نیو ایئر'' کہا اور جہاز پر موجود تمام لوگوں نے تالیاں بجا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

اس سے اگلے سال جب بتیاں بجھیں تو تمام لڑکے اور لڑکیاں جو کہ پہلے سے اس موقع کے منتظر تھے، ایک دوسرے سے لپٹ گئے اور یوں بے حیائی کے تہوار کی گویا تکمیل ہوگئی۔

برٹش رائل نیوی کے اس جہاز سے یہ رسم دوسرے جہازوں تک جا پہنچی، پھر جہازوں سے ساحلوں تک اور پھر ساحلوں سے شہروں تک یہ بے حیائی پر مبنی رسم تیزی کے ساتھ پھیلتی گئی اور اس وقت ۱۹۲ ممالک میں نیو ایئر نائٹ منائی جاتی ہے اور دنیا کے سات ہزار سے زائد بڑے شہروں میں فحاشی اور بے حیائی سے بھرپور تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

۱۹۸۰ء تک نیو ایئر نائٹ کی تقریبات یورپ تک محدود تھیں۔ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں اس وبائی مرض نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ یورپ سے یہ مرض مشرق بعید میں آیا اور پھر برصغیر میں بھی یہ ''شجرۂ خبیثہ'' اپنی جڑیں مضبوط کرنے لگا۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ ۱۹۹۲ء میں کراچی کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ''نیو ایئر نائٹ'' منائی گئی، پہلے تو یہ تقریب اونچے طبقے کے پست فطرت عیاشوں تک محدود رہتی تھی، انہی کی راتیں اس غلاظت سے آلودہ ہوتی تھیں، انہی کے ہاتھوں عصمتوں کے آبگینے کرچی کرچی ہوتے تھے اور انہی کے پہلو شباب کی گرمی سے معمور رہتے تھے، لیکن اب متوسط اور چھوٹے طبقے نے بھی یہ ''فریضہ'' اور ''کارنامہ'' سرانجام دینا شروع کردیا ہے۔

اب تو جگہ جگہ یہ مجالس خرافات ومحافل خرابات منعقد ہوتی ہیں، جام سے جام ٹکراتے اور ناچ گانے کے پروگرام رات گئے تک جاری رہتے ہیں۔ پاکستان میں نیو ایئر نائٹ کی تقریبات کو جنرل ''مریض دل'' کے روشن خیال سیاہ دور کے اندر عروج حاصل ہوا اور اب بھی جنرل ''ہارٹ پیشنٹ'' کی دیگر ملک و اسلام دشمن پالیسیوں کے ساتھ ان خرافات کو بھی سرکاری سرپرستی حاصل ہے، لیکن جان بوجھ کر ''ان جان'' بننے کی کوشش کی جارہی ہے۔

☆☆..................☆☆

عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ گلشن راوی لاہور کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد بیگماں صدیق اکبر کالونی بندروڈ لاہور میں زیر صدارت مولانا مسعود احمد منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم تبلیغ مولانا عبدالعزیز، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، امیر یونٹ گلشن راوی قاری عزیز الرحمٰن، معروف قاری عبدالغفار ڈیروی، مولانا مشہود احمد، مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء، صوبائی ایوارڈ یافتہ نعت خواں حافظ احمد الحسینی، بھائی محمد ابراہیم، قاری محمد ظفر، قاری خلیل الرحمٰن، بھائی محمد عمران، محمود سمیت امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جذبہ صدیقی سے سرشار ہوکر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ قادیانی ایک سازش کے تحت 1973ء کا دستور ختم کرا کر خود کو پھر سے مسلمان تسلیم کرانا چاہتے ہیں۔ حکمرانوں نے اسلام، مسلمان اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں سے نہ صرف آنکھیں بند کررکھی ہیں بلکہ ان کی سرپرستی کررہے ہیں۔ مولانا عبدالنعیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اندرون ملک وبیرون ممالک کی کئی عدالتوں نے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کردی ہے، قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے، قادیانی فتنے کا خاتمہ قریب ہے۔ مولانا عبدالعزیز نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع دراصل اسلام کا دفاع ہے، قادیانی جہاں بھی جائیں گے ان کا مقابلہ دلائل اور براہین سے کیا جائے گا۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرنے والے ہر وقت اسلام کی افضل ترین عبادت میں مصروف ہیں۔ حکیم الامت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے فرمایا کہ ''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔'' مولانا مسعود احمد نے کہا کہ قادیانی گروہ اسلام کا ٹائٹل استعمال کرکے اپنے کفر وارتداد کو اسلام بنا کر پیش کررہے ہیں، اسلامیان پاکستان قادیانی فتنہ اور باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے پرامن جدوجہد جاری رکھیں۔ قادیانی اسلامی عقائد میں تحریف کرکے سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔

عشرۂ ختم نبوت کی بہاریں

مولانا محمد رضوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر انتظام عشرۂ ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا۔ الحمدللہ! شہر کراچی میں منظم طریقہ سے جماعتی سرگرمیاں عروج پر ہیں، زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھرپور ذہن سازی کی جارہی ہے کہ وہ کس طرح فتنۂ قادیانیت سے اپنے ایمان کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ شاید ہی کوئی دن ہو جس میں درسِ ختم نبوت نہ ہو روزانہ شہر کی کسی نہ کسی مسجد میں درسِ ختم نبوت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

اس تمام ترنظم کے روحِ رواں خطیب ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ ہیں جن کی دن رات کی محنت لگن اور کڑھن نے آج جماعتی کام کو ملک کے دیگر شہروں سے ممتاز کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کراچی جیسے مصروف اور اہم شہر میں اتنی خوبصورتی کے ساتھ کام کو آگے بڑھانا اور پھیلانا یہ حضرت قاضی صاحب کے اخلاص اور کارکنوں سے محبت و شفقت ان کی دلجوئی کا نتیجہ ہے۔

گزشتہ دنوں مجلس کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ ۱۰ روزہ دورہ پر تشریف لائے، ان حضرات کی آمد خدام کے لئے نعمت عظمیٰ سے کم نہ تھی۔ مشاورت کے بعد پروگراموں کی ترتیب بنائی گئی۔ دس دنوں میں مدارس کے طلبا و اساتذہ میں لیکچرز اور شام میں ختم نبوت کانفرنسوں کے ۳۵ پروگرام ہوئے، جن کی تفصیل قارئین کے لئے پیش کی جاتی ہے۔

۲۸ر نومبر بروز جمعرات: بعد نماز مغرب تارات گئے آفریدی چوک اتحاد ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان خصوصی خطیب پاکستان مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ (فیصل آباد) اور مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔

قاضی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد و اساس ہے اس اساسی عقیدہ سے متعلق شکوک و شبہات پیدا کئے جارہے ہیں۔ یاد رکھیں! اگر اس عقیدہ میں کمزوری آئی تو سارا دین غیر محفوظ ہوجائے گا۔ مولانا رفیق جامی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارے بزرگوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دی ہیں اور آج ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ کانفرنس کے منتظم مولانا ہارون الرشید، مولانا احسان اللہ اور ان کے رفقاء تھے۔

۳۰ر نومبر بروز ہفتہ: بعد نماز مغرب جامع مسجد فاروق اعظم میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مہمان حضرات میں مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔ مقررین نے سیرت النبی اور عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا۔ آخر میں پشتو زبان کے معروف نعت خواں احسان اللہ فاروقی نے مخصوص انداز میں کلام پڑھا۔ کانفرنس کے منتظم گذاپ ٹاؤن کے نگران قاری محمد ظفر اور مولانا عبدالعلیم تھے۔

یکم دسمبر بروز اتوار: بعد نماز ظہر جامعہ انوار القرآن ناگن چورنگی میں طلبا و اساتذہ میں مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ کا بیان ہوا۔ بعد نماز عشاء شمیم مسجد دہلی کالونی میں مفتی صاحب کا درس ختم نبوت ہوا۔ بعد نماز عشاء سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اسکاؤٹ کالونی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ اور مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ موجودہ حکومت سے قادیانیت نوازی کی بو آرہی ہے۔ دین دشمن ایجنڈے کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

۲ر دسمبر بروز پیر: صبح ۱۰ بجے جامعہ اشرف المدارس پہلوان گوٹھ میں مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے طلبا و اساتذہ کرام کو لیکچر دیا۔ مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے ۱۱ بجے صبح مدرسہ قرآن کریم یوسفیہ للبنات ڈالمیا میں طالبات اور علاقہ سے تشریف لائی ہوئی خواتین کو عقیدۂ ختم نبوت کی

اہمیت اور فتنۂ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ بعد نماز عشاء چاندنی چوک بلدیہ ٹاؤن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا رفیق جامی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کا نام ہے۔ مرزا مسرور قادیانی کا کہنا کہ اب ہمیں سکون کا سانس لینے کا موقع ملے گا۔ یاد رکھیں، قادیانیو! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو کبھی سکون نہیں ملتا۔ ذلت تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن کے آزادی مارچ نے قادیانیوں اور قادیانی نوازوں کی سب کوششوں کو ناکام کر دیا ہے۔ کانفرنس کے منتظم میں مفتی فیض الحق، حافظ محمد نعیم، عزیز الرحمن ذیشانی، صابر خان اور ان کے رفقاء شامل تھے۔

۳؍دسمبر بروز منگل: مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے دارالعلوم کورنگی میں درجہ تخصص کے طلبا سے خطاب کیا۔ حضرات علماء کرام کو اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے فکر مند کیا، آپ نے کہا کہ سارا دین ہمیں ختم نبوت کی برکت سے ملا ہے، دنیا جہان کے مسائل پر گفتگو کی جاتی ہے لیکن اس عنوان پر تیاری نہ ہو یہ زیادتی ہوگی۔ آپ حضرات کے بڑوں کی اس عنوان پر قربانیاں ہیں مثلاً مقدمہ بہاول پور کے موقع پر آپ کے دارالعلوم کے بانی مفتی محمد شفیعؒ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے ہمراہ تھے۔ حضرت شاہ صاحب کے حکم پر کتابیں بھی لکھیں، ان میں مشہور کتاب ’’ہدایۃ المہدیین فی تفسیر آیات خاتم النبیین‘‘ جس کا اردو ترجمہ ’’ختم نبوت کامل‘‘ کے نام سے ہوا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے موقع پر علوم انوری کے وارث علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ نے شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی خدمات حاصل کیں۔ حضرت نے ’’فتنۂ قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف‘‘ کے نام سے کتاب لکھی۔ اب آپ حضرات کی باری ہے، میں صرف یاد دہانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

صبح ۱۰ بجے جامعہ قرطبہ کلفٹن میں مفتی محمد راشد مدنی نے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کیا، بعد نماز عشاء جامعۃ الرشید احسن آباد میں طلبا سے خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء جامع مسجد گلشن جامی ماڈل کالونی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر دو گھنٹہ تفصیلی گفتگو فرمائی۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر زندہ ہیں، قرب قیامت میں تشریف لائیں گے۔ مولانا محمد رفیق جامی نے سیرت النبی اور تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر گفتگو کی۔

۴؍دسمبر بروز بدھ: صبح ۱۱ بجے دارالعلوم صفہ بلدیہ ٹاؤن میں طلبا کرام سے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے خطاب کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث اور آثار صحابہ سے ثابت کیا۔ مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے ۱۰ بجے جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادر آباد میں طلبا کے اجتماع سے خطاب کیا۔ ۱۱ بجے مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے جامعۃ السعید پی ای سی ایچ سوسائٹی میں حضرات اساتذہ کرام اور طلبا سے فکر انگیز خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ آج فتنے بہت تیزی سے پھیل رہے ہیں۔ نوجوان نسل گمراہ ہو رہی ہے۔ دین سے متعلق شکوک وشبہات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ بسا اوقات اچھی استعداد والا عالم دین بھی مخالفین کے پروپیگنڈا سے لاجواب ہو جاتا ہے۔ آپ طلبا اس عنوان پر بھی تیاری کریں۔ شعبان کی چھٹیوں میں ۲۰ روزہ چناب نگر کورس میں شریک ہوا کریں۔

مفتی محمد راشد مدنی نے بعد نماز مغرب اللہ والی مسجد اورنگی ٹاؤن نمبر ۱۰ اور بعد نماز عشاء طاہری مسجد فرنٹیر کالونی میں درس ختم نبوت دیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء گودھرا کالونی میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کرتے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:32545573

ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ آج قادیانیت کا وجود قادیانی سہولت کاروں کی وجہ سے باقی ہے، امت مسلمہ غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرے اور قادیانیوں کی پشت پناہی چھوڑ دے ان شاء اللہ! وہ دن دور نہیں کہ قادیانی تلاش کرنے سے بھی نہیں ملے گا۔

۵ردسمبر بروز جمعرات: صبح ۱۰ بجے اشرف العلوم کورنگی میں مفتی محمد راشد مدنی نے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ بعد نماز ظہر جامعہ فاروقیہ فیز II حب میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ اسی روز بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت نمائش میں کُل کراچی بین المدارس کا فائنل مسابقہ ہوا۔ شہر سے مختلف مدارس کے ۱۸ طلبا منتخب ہو کر اس مسابقہ کا حصہ بنے۔ مسابقہ میں علماء، طلبا عوام الناس کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ مسابقہ کے مہمان خصوصی محبوب العلماء پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تھے۔ ان کے علاوہ شہر کے کئی جید علماء کرام شریک ہوئے۔

۶ردسمبر بروز جمعہ: حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔ حضرت نے کہا کہ اس مسجد و مدرسہ کے بانی محدث العصر علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ اور ان کے رفقاء نے جو فیصلہ قادیانیت سے متعلق منظور کروایا تھا، اگر آج اسی پر عمل ہو جاتا تو قادیانیت کی صف لپیٹ دی جاتی، لیکن کیا کیا جائے کہ ہر دور میں سہولت کاروں نے پشت پناہی کی۔ مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے یحییٰ مسجد حبیب بینک چورنگی سائٹ ایریا کی مسجد میں عوام کے جم غفیر سے ایمان افروز خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب مفتی صاحب نے جامع مسجد دہلی بلدیہ ٹاؤن نمبر۳ میں درس ختم نبوت دیا، بعد نماز عشاء شافعی مسجد شیر شاہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مہمان حضرات میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔

۷ردسمبر بروز ہفتہ: حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے صبح ۱۱ بجے مدرسہ دارالہدیٰ گلستان جوہر میں طلبا و اساتذہ سے خطاب کیا، بعد نماز ظہر جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں درجہ سابعہ اور دورۂ حدیث شریف کے طلبا سے دو گھنٹہ گفتگو کی۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے صبح ۱۱ بجے جامعہ سعیدیہ زمزمہ کلفٹن میں طلبا و اساتذہ کرام سے فکر انگیز گفتگو کی۔ بعد نماز عشاء باگی مسجد رنچھوڑ لائن میں درسِ ختم نبوت دیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء فتح مسجد پٹیل پاڑہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عوام اور علماء و طلبا کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ تھے بعد نماز عشاء عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ گراؤنڈ میٹروول میں منعقد ہوئی۔ کثیر تعداد میں عاشقانِ مصطفیٰ جمع ہوئے۔ مہمان حضرات میں حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا محمد رفیق جامی مدظلہ، مفتی محمد زبیر حق نواز مدظلہ اور مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔ کانفرنس کے منتظمین میں مولانا محمد شعیب کمال، مولانا سیّد مشتاق شاہ، مفتی محمد مدظلہ اور ان کے رفقاء شامل تھے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحئی مطمئن نے ادا کیے۔

۸ردسمبر بروز اتوار: جامعہ مسجد قدسیہ ناظم آباد نمبر۲ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب تلاوت کلام پاک سے آغاز ہوا۔ کانفرنس کے مہمان حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ تھے۔ کانفرنس کے منتظمین میں مسجد کے امام وخطیب مولانا خیرالحق ابرار، مولانا خالد محمود مدظلہ، مولانا محمد جاوید اور ان کے رفقاء تھے۔ اللہ تعالیٰ اس تمام محنت کو شرف قبولیت نصیب فرمائیں۔ امت مسلمہ کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔ ☆☆☆

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

اپنی زبان کی حفاظت کیجئے

ابواحمد سکراوی

اس وقت سماج و معاشرہ میں اخلاقی قدریں مٹتی جارہی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد وعورت کو اپنوں اور غیروں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے کی تعلیم دی ہے، حسن اخلاق کا ایک اہم ترین پہلو ’’زبان کی حفاظت‘‘ ہے۔ اسلامی نظام اخلاق میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ زبان کی حفاظت کرنے اور اسے کنٹرول میں رکھنے کی تاکید کی گئی ہے، چونکہ زبان کو آزاد چھوڑ دینے سے بہت سی آفتیں، تباہیاں اور معاشرتی ہلاکت خیزیاں جنم لیتی ہیں، اسلامی، اخوت و بھائی چارگی کا جنازہ نکل جاتا ہے، رقابتیں اور دوریاں بڑھنے لگتی ہیں، سماج میں ہر آدمی ایک دوسرے کے متعلق بدگمانی کا شکار ہو جاتا ہے، بے لگام زبان ہمیشہ شیطان کا آلۂ کار بن جاتی ہے اور آدمی نفس کا غلام بن جاتا ہے، پھر کسی کی عزت وآبرو پر کیچڑ اچھالنا، کسی پر طعن و تشنیع کرنا، جھوٹ و افترا باندھنا، غیبت و چغل خوری کرنا، گالی گلوچ دینا عام سی بات ہو جاتی ہے اور یہی ہو بھی رہا ہے۔ غیر تو غیر ہے ہم مسلمانوں کی یہی روش اور عادت بنتی چلی جارہی ہے، جو جتنا بڑا منہ پھٹ ہو اسی قدر دانا و بینا اور عقل مند تصور کیا جاتا ہے ایسے ہی لوگ سماج میں قد آور اور آؤ بھگت کا حق دار سمجھے جاتے ہیں ہماری نئی نسل کا طرز تکلم اور انداز گفتگو بالکل ہی جداگانہ ہے، آپس میں ماں بہن بیٹی کے مقدس رشتوں کو آڑے ہاتھوں لئے بغیر گفتگو کا آغاز ہی نہیں ہوتا۔ دورِ حاضر میں انسانی شرافت و نجابت کا معیار ہی بدل گیا ہے لہٰذا جب ایسی بداخلاقی اور شرعی جرم سماج و معاشرہ میں عام ہو جاتی ہے تو آدمی گناہوں پر جری اور بڑے بڑے کبائر کو حقیر جاننے لگتا ہے، نتیجتاً اپنے دین و مذہب سے اس قدر دور ہوتا چلا جاتا ہے کہ دینی و اخلاقی باتیں بھی گراں گزرتی ہیں، ہمیں یاد رہنا چاہئے کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کی زندگی کتاب اللہ اور سنت رسول کے بتائے گئے حدود اور دائرے ہی میں گزرنی چاہئے اسی میں دین و دنیا کی سعادت مندیوں کا راز پنہا ہے۔

زبان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے اس نعمت کی قدر دانی یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر و عبادت میں، تسبیح وتہلیل میں تحمید وتقدیس میں تر رکھا جائے، بھلائی کا حکم اور برائی سے روکا جائے، اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ اور نشر و اشاعت میں استطاعت بھر کوشش کی جائے، چرب زبانی، لایعنی باتوں اور ایسے اعمال سے بچا جائے جس میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوتی ہو، تاکہ قیامت کے دن اولین وآخرین کے مجمع میں ذلت و رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے، بڑی ہی خسران و ندامت کی گھڑی ہوگی جب ہر آدمی خود ہی حیران و ششدر ہوگا، ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے ہر چھوٹا بڑا شمار کر رکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے۔ (الکہف:۴۹)

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’انسان منہ سے کوئی لفظ نہیں نکالتا کہ اس کے پاس (رب کے) نگہبان (نوٹ کرنے کے لئے) تیار رہتے ہیں۔‘‘ (ق:۱۸)

ان دونوں فرشتوں کے بارے میں جنہیں ’’کراماً کاتبین‘‘ کہا جاتا ہے، ایک اور جگہ فرمایا:

’’یقیناً تم پر نگہبان لکھنے والے (فرشتے) مقرر ہیں، جو کچھ تم کرتے ہو جانتے ہیں۔‘‘ (انفطار:۱۲)

اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وپیروی کو لازم ٹھہرایا ہے، آپ کی زندگی ایک مومن کے لئے آئینہ ہے، جس کے مطابق ہمیں اپنی زندگی کو ڈھالنا ہے، عقائد، عبادات، معاملات، حسن اخلاق اور زندگی کے ہر شعبے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے آئیڈیل اور نمونہ ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کی شہادت عرش والا دیتا ہے:

’’اے نبی! بے شک تو عمدہ اخلاق کے بلند رتبے پر فائز ہے۔‘‘ (القلم:۴)

ایک اور مقام پر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے سو آپ ان سے درگزر کریں۔'' (آل عمران:۱۵۹)

ہم اسی نبی کی امت ہیں جس کے اخلاق کریمانہ اور حسن سلوک کا یہ حال ہے۔ آپ نے اپنی امت کو کیسی عمدہ اخلاق تعلیم سے نوازا ہے، ارشاد مبارک ہے:

''جو شخص اپنے دونوں جبڑوں اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان کا حصہ یعنی ''زبان اور شرمگاہ'' کی حفاظت کی ذمہ داری لے لے، میں اس کے لئے جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔'' (صحیح بخاری، حدیث:۶۴۷۴)

ہمارے اندر یہ شوق وجذبہ پیدا ہونا چاہئے کہ ہم اس نبوی ضمانت کو قبول کرکے اپنی زبان اور شرمگاہ کی پوری پوری حفاظت کریں تاکہ حقیقت میں ہم جنت کے مستحق بن سکیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''اللہ کے رسول سے پوچھا گیا لوگ کس وجہ سے سب سے زیادہ جنت میں داخل کئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: تقو اللّٰہ ! یعنی اللہ کا ڈر اور حسن اخلاق کی وجہ سے، پھر پوچھا گیا: لوگ کس وجہ سے کثرت کے ساتھ جہنم میں ڈالے جائیں گے؟ فرمایا: منہ اور شرمگاہ کی (بے اعتدالیوں کی) وجہ سے۔'' (سنن ترمذی، حدیث:۲۰۰۴)

فضول گفتگو سے خاموشی بہرصورت بہتر:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان و یقین رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات بولے، ورنہ خاموش رہے۔'' (صحیح بخاری، حدیث:۵۹۹۵)

دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے خاموشی اختیار کی، اس نے نجات پالی۔'' (سنن ترمذی، حدیث:۲۵۰۱)

اس حدیث کو شارحین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم میں سے شمار کیا ہے، جس میں ہر دانا و بینا شخص کے لئے بڑی عظیم حکمت اور دارین کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں: جب گفتگو کرنے کا ارادہ کرے تو اس پر لازم ہے کہ بات کہنے سے پہلے غور و فکر کرلے اگر وہ بھلائی اور خیر و مصلحت پر مبنی ہو تو بولے اور اگر شک و شبہ والی چیز ہو تو خاموش رہے۔ (الاذکار للنووی:۷۷۶)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں: ''اللہ کے رسول نجات کیسے مل سکتی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھو، اپنے گھر کو لازم پکڑو (یعنی فارغ اوقات میں گلی، نکڑ، چوراہوں پر مت گھومتے پھرو) اور اپنے گناہوں پر (تنہائی میں) روؤ۔'' (سنن ترمذی، حدیث:۲۵۸۶)

زبان نبوت کی سنہری تعلیمات کو سامنے رکھئے اور اپنے گردوپیش کا جائزہ لیجئے کہ نوجوان طبقہ تو اپنی جگہ رہا، بڑے بوڑھوں تک کے کردار و عمل اور اخلاقی پامالی کو دیکھ کر رونا آتا ہے، جنہیں نیکیوں کی حفاظت اور آخرت کی فکر دامن گیر ہونی چاہئے، وہ نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر دوسروں کی پگڑیاں اچھالتے نظر آتے ہیں اور اگر مسجد سے باہر نکلے تو کہیں نکڑ چوراہے پر یا لب سڑک ہوٹلوں میں یا تالاب کے کنارے گپ شپ کی ایسی داستان! اللہ کی پناہ، اسی حقیقت کا عکس ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ''دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کثرت سے لوگ غفلت و لاپرواہی کا شکار ہیں، صحت و تندرستی اور فارغ البالی۔'' (صحیح بخاری، حدیث:۶۴۱۲)

حالانکہ خصوصیت کے ساتھ بچی کھچی ضعیفی کی اس عمر کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ ارشاد نبوی کے مطابق: ''لایزال لسانک رطباً من ذکر اللّٰہ''... برابر اپنی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھنی چاہئے...۔ (سنن ابن ماجہ)

زبان کی ہلاکتیں:

زبان کی آفتوں اور ہلاکتوں کا سلسلہ بہت دراز ہے اس کی بہت بڑی آفت وتباہی جس کے دام فریب میں ہر عام وخاص مرد وعورت، عالم و جاہل اور نیک و بدگرفتار ہو چکا ہے، وہ ہے زبان کی بے جا آزادی اور اسے شتر بے مہار چھوڑ دینا ہے، ایسا لگتا ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں یہ کوئی قابل گرفت عمل ہی نہیں ہے، روز مرہ کی زندگی میں غور کیجئے، ہماری یہ زبان قینچی کی طرح چلتی ہے، نشتر زنی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جس کے بارے میں جو چاہا کہہ دیا، گالی گلوچ، طعن و تشنیع، جھوٹ و فریب، الزام تراشی و بہتان بازی جیسے الفاظ کے معانی ہی بدل کر رہ گئے ہیں گناہ کا کوئی احساس ہی باقی نہ رہا، ہر شخص کی زبان اس کے دل کا ترجمان ہوتی ہے جس کا دل گناہوں سے سیاہ ہو چکا ہو، شرک و بدعت اور نفاق کی آماجگاہ بن گیا ہو، ایسے شخص سے شرافت کی امید بہت کم ہوتی ہے، اسی پس منظر میں دل اور زبان کے گہرے رشتے کی نقاب کشائی حدیث نبوی میں کچھ اس

طرح سے کی گئی ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا ایمان درست نہیں رہ سکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہوجائے اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہوجائے۔(صحیح ترغیب وترہیب:۲۸۶۵)

ہمارے رب نے اخلاق فرائض و ذمہ داریوں کے بارے میں ہمیں آگاہی دی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تمہیں جس کے بارے میں علم نہیں ہے، تم اس کے پیچھے نہ پڑو، بے شک! یہ کان، یہ آنکھ، یہ دل سب اللہ تعالیٰ کے یہاں مسؤل ہوں گے۔“ (الاسراء:۳۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بندہ زبان سے کبھی اللہ کی خوشنودی کے ایسے کلمات کہہ دیتا ہے جس کی وہ پرواہ نہیں کرتا (مگر وہ کلمے اللہ کو اس قدر محبوب ہوتے ہیں) کہ جس کے بنا پر اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کردیتا ہے اور کبھی بندہ لاپرواہی میں زبان سے ایسے کلمے ادا کردیتا ہے کہ جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں پھینک دیتا ہے۔“(صحیح بخاری،حدیث:۶۴۷۸)

زبان کی آزادی دنیاوی حیثیت سے بھی مہنگی ثابت ہوتی ہے۔ تجربہ شاہد ہے میٹھی زبان اجنبی شخص کو بھی چائے پلانے پر مجبور کردیتی ہے، دشمن کا دل جیت لیتی ہے جب کہ بدزبانی اور ترش روئی بظاہر اچھے بھلے آدمی کا وقار مجروح کردیتی ہے حتیٰ کہ بعض مرتبہ زبان درازی انسان کو جوتے کھانے پر مجبور کردیتی ہے اور اخروی ناکامی کی حیثیت سے ایسا آدمی بدترین لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی اللہ کے نزدیک قدر ومنزلت کے اعتبار سے سب سے بدترین انسان ہے، جس کی شرانگیزی سے بچنے کے لئے لوگ اسے چھوڑ دیں۔“(صحیح بخاری،حدیث:۶۰۳۲)

یعنی لوگ اس کی شرارتوں سے بچنے کے لئے کنارہ کشی اختیار کرنے لگیں، آج معاشرہ میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں، زبان کی ایک بہت بڑی آفت غیبت وچغل خوری ہے۔

غیبت وچغل خوری:

حدیث میں غیبت کی تعریف کچھ اس طرح سے بیان کی گئی ہے: ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کی تعریف بیان فرمائی، اپنے بھائی کا ذکر اس طرح سے کرنا کہ اگر وہ سنے تو ناپسند کرے پوچھا گیا کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں وہ کمزوری حقیقت میں اس بھائی کے اندر موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کمی اس میں ہے اس کا ذکر کرنا ہی تو غیبت ہے اور تم نے اگر وہ بات کہی ہے جو اس کے اندر نہیں ہے تو تم نے اپنے بھائی پر بہتان تراشی کی ہے۔“(صحیح مسلم،۶۵۸۹)

لہٰذا کسی کے بارے میں معمولی کلمہ بھی مطلقاً غیبت میں داخل اور حرام فعل ہے، کسی شخص کی ذات کے بارے میں ذکر کیا جائے یا اس کے اخلاق و کردار، دین وایمان، مال واولاد، بیوی بچے، بزنس و

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس، نواب شاہ

نواب شاہ (مولانا تجمل حسین) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲ردسمبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد نور موتی بازار نواب شاہ میں عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس زیر سرپرستی: حضرت مولانا حزب اللہ کھوسو، زیر صدارت: حضرت مولانا پیر عبدالحمید، حضرت مولانا حافظ مطیع اللہ خالد، زیر نگرانی: حضرت مولانا محمد انیس ہوئی، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف نواب شاہ کے مبلغ نے سرانجام دیئے۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، تلاوت حافظ محمد حاشر، قاری محمد غفران نے کی۔ حافظ محمد اعظم قریشی نے حمد ونعت پیش کی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بیان کیا، پھر حضرت مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خطاب کیا۔ آخر میں حضرت مولانا قاری کامران احمد نے بیان کیا اور دعا کرائی۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء کے لئے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ کانفرنس میں سائیں نور احمد عباسی، مولانا وسیم بھٹی، مولانا عمران، قاری نیاز احمد خاصخیلی، قاری علی اصغر، حاجی خالد، مولانا محمد ارشاد احمد، حاجی بشیر میمن، حافظ حبیب الرحمٰن ودیگر حضرات نے بھرپور شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

تجارت، چال ڈھال، خلقی وخُلقی اوصاف کے متعلق ذکر کیا جائے، اس پر مستزاد یہ کہ ہاتھ، سر، آنکھ وغیرہ کے اشارے سے کیا جائے یا زبان سے، یہ ساری حرکتیں غیبت میں داخل ہیں۔ الّا یہ کہ اس کا کہنا کسی شرعی حکم اور ضرورت کے مطابق ہو۔

اسی بارے میں ایمان والوں سے اللہ کا ارشاد ہے: ’’اے ایمان والو! بہت زیادہ بدگمانیوں سے بچو، یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک! اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔‘‘ (الحجرات:۱۲)

ایک مومن کی شان کتنی عظیم ہے، شریعت میں اس کی عزت وآبرو کی عظمت وحرمت کا کس قدر پاس ولحاظ رکھا گیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے فرما رہے تھے:

’’اے کعبہ! تو کتنا پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر پاکیزہ ہے تو کس قدر عظیم ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، ایک مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک مرتبہ محترم قرار دیا اور مومن کی حرمت تین حیثیتوں سے بیان فرمائی ہے، اس کی جان، اس کا مال اور اس کے ساتھ بُرا گمان (یعنی اس کی عزت و آبرو)۔‘‘ (شعب الایمان، ج:۹، ص:۱۷۵)

اس حرمت وعظمت کے باوجود جب ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت وآبرو سے کھلواڑ کرتا اور شخصیت وذات پر حملہ کرتا ہے تو اس فعل بد کی وجہ سے عنداللہ کس درجے کا مجرم قرار پاتا ہے، اس کی نیکیوں کے ضائع وبرباد ہوجانے کی کتنی قوی امید ہوتی ہے اس قدر شناعت وبدبختی کے باوجود کتنے ایسے لوگ ہیں جو زندہ وباحیات تو اپنی جگہ رہے، مردوں تک کی بُرائی اور غیبت کرنے میں عار نہیں سمجھتے جب کہ مردوں کی عیب جوئی کرنا، زندوں کی بُرائی سے بھی زیادہ بدترین عمل ہے، کیونکہ زندہ شخص سے معافی کی امید ہے برخلاف مردے سے، مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تمہارا کوئی ساتھی انتقال کرجائے تو اسے چھوڑ دو اس کی بُرائی نہ کرو۔‘‘

(سنن ابی داؤد، حدیث:۴۸۹۹)

ایسے لوگوں کو اپنے اس رب سے ڈرنا چاہئے جو ہمیشہ گھات میں ہے، تاریکی وتنہائی میں کئے گئے عمل کا بھی حساب رکھتا ہے، ہمارے ہر ہر حرکت و عمل کو دیکھ رہا ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے فرمایا: ’’اے زبان سے ایمان لانے والو! جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دو، نہ انہیں عار دلاؤ، نہ ان کی عزت وآبرو سے کھلواڑ کرو (یاد رکھو) جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت وآبرو کے پیچھے پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اس آدمی کے پیچھے پڑتا ہے اور جس کے گھات میں اللہ تعالیٰ ہوتا ہے وہ اسے ذلیل ورسوا کردیتا ہے اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر پناہ لئے ہو۔‘‘ (سنن ترمذی، حدیث:۲۰۳۲)

اللہ ہمیں اپنی زبان کی حفاظت کرنے اور اس کے شر وفساد سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے، مولائے کریم ہم سے وہ کام لے جو اس کی رضا کا باعث ہو۔ آمین۔☆☆

بقیہ: مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

(۸) مولانا منیر احمد منور صاحب، (پنجاب)،
(۹) قاری فاروق احمد،
(۱۰) مولانا قاری فیض اللہ چترالی،
(۱۱) مولانا مفتی فقیر اللہؒ،
(۱۲) مولانا عبدالقدوس،
(۱۳) مولانا ایاز احمد حقانی،
(۱۴) قاری رفیق احمد (جدہ سعودی عرب)،
(۱۵) بھائی نعمان مصطفیٰ،
(۱۶) حافظ رشید احمد،
(۱۷) جناب آصف سعید، سندھی مسلم سوسائٹی،
(۱۸) مولانا عبدالکریم، بلوچستان۔

تصنیفات وتالیفات:

(۱) فتاویٰ ختم نبوت،
(۲) معارف بہلوی (چار جلدیں)،
(۳) طالبان تحریک پس منظر، اہداف اور مقاصد،
(۴) بزم حسین (تین جلدیں)،
(۵) پیکر اخلاص،
(۶) حدیث دل (چار جلدیں)،
(۷) فتنہ گوہر شاہی،
(۸) راہبر کے روپ میں راہزن (فتنہ زید حامد)،
(۹) نقد ونظر،
(۱۰) آپ کے مسائل اور ان کا حل (تین جلدیں)،
(۱۱) دورِ حاضر کے فتنوں کا تعاقب،
(۱۲) مقالات ومضامین۔☆☆

آسان بیان القرآن مع تفسیر عثمانی

اردو تفاسیر میں شاہکار اضافہ

مولانا محمد طلحہ رحمانی مدظلہ

اردو زبان میں ترجمہ وتفسیر قرآن میں حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی ’’بیان القرآن‘‘ اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن نوراللہ مرقدہ و شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ کا ترجمہ وتفسیر موضح فرقان (تفسیر عثمانی) کو جو مقبولیت حاصل ہے وہ یقیناً عنداللہ قبولیت سے بھی سرفراز ہے۔

تقریباً ایک صدی قبل شیخ الہندؒ نے مالٹا میں دوران اسیری مکمل ترجمہ اور اس کے بعد چار پاروں کی تفسیر بھی لکھی، بعد کے چھبیس پاروں کی تفسیر آپ کے تلمیذ رشید شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے مکمل فرمائی، حضرت عثمانیؒ نے اس ترجمہ کے بارے میں فرمایا کہ ’’ترجمہ کی نسبت میں اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کے طول وعرض میں قرآن کے جو تراجم موجود ہیں شاید ہی کوئی ہوگا جو نہایت صحیح اور مستند ہونے کے باوجود اس قدر موجز، پُرمغز، شگفتہ اور نظم قرآن کی پوری پوری رعایت کرنے والا ہو۔‘‘

اسی طرح جانشین شیخ الہند، شیخ العرب و العجم علامہ سید حسین احمد مدنیؒ نے لکھا: ’’اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے علامۂ زماں، محقق دوراں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کو دنیائے اسلام کا درخشندہ آفتاب بنایا ہے۔ مولانا موصوف کی بے مثل ذکاوت، بے مثل تقریر، بے مثل تحریر، عجیب وغریب حافظہ، عجیب وغریب تبحر وغیرہ کمالاتِ علمیہ ایسے نہیں ہیں کہ کوئی شخص منصف مزاج ان میں تامل کرسکے جن حضرات کو مولانا سے کبھی بھی کسی قسم کے استفادہ کی نوبت آئی ہے وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔‘‘

آگے حضرتؒ نے مزید لکھا: ’’جس طرح امام الائمہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کو بامحاورہ ترجمہ قرآن کی طرف متوجہ فرما کر صلاح عباد کے لئے عظیم الشان سامان ہدایت مہیا فرمادیا تھا اسی طرح اس کے بعد مولانا شبیر احمد صاحب موصوف کی توجہ تکمیلِ فوائد اور ازالۂ مغلقات کی طرف منعطف فرما کر تمام عالم اسلامی اور بالخصوص اہل ہند کے لئے عدیم النظیر حجۃ بالغۃ قائم کردی۔ ان حواشی اور مہتم بالشان فوائد سے نہ صرف ترجمہ مذکورہ میں چار چاند لگ گئے ہیں بلکہ ان بیشمار شکوک وشبہات کا بھی قلع قمع ہوگیا ہے جو کہ کوتاہ فہموں کو اس کتاب اللہ اور دین حنیف کے متعلق پیش آتے رہے ہیں۔ یقیناً مولانا نے بہت سی ضخیم ضخیم تفسیروں سے مستغنی کر کے سمندروں کو کوزہ میں بھردیا ہے۔‘‘

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ رحمہ اللہ نے تفسیر عثمانی کے بارے میں لکھا: ’’حضرت مترجم طاب اللہ ثراہ کے ترجمہ کے متعلق کچھ لکھنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ فوائد تفسیریہ کے متعلق اس قدر عرض کرنا بجا نہ ہوگا کہ معارف قرآنیہ کو اردو زبان میں اس خوبی، خوشنمائی، شگفتگی، متانت، سلاست، فصاحت، بلاغت کے ساتھ منصۂ شہود پر لانا حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا ہی حصہ تھا۔ آپ کی سعی مقبول ہوئی اور حق تعالیٰ کے فضل وکرم نے مولانا موصوف کے قلم حقیقت رقم سے معارف وحکم قرآنیہ کا یہ بیش بہا ذخیرہ اہل ہند کے لئے مہیا فرمادیا۔‘‘

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری الحسینیؒ نے تفسیر عثمانی کی بابت لکھا: ’’ہم سب کے بزرگ شیخ العالم حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن مجید وفوائد عصر حاضر کے تبحر عالم، فقیہ، محدث ومفسر حضرت الاستاذ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کے تکمیل کردہ فوائد یک بہ یک میرے سامنے آئے۔ میری مشتاق نگاہیں دیر تک وارفتگی کے ساتھ ان سے سعادت اندوز ہوتی رہیں۔‘‘

آگے مزید لکھتے ہیں: ’’بہر حال دل یہ کہتا ہے کہ دونوں بزرگوں نے سلف صالحین کے ان خزانوں کو جو موتیوں کی طرح بکھرے ہوئے تھے جامع مانع شکل میں ایک جگہ جمع کردیا ہے۔‘‘

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے تفسیر عثمانی کے حوالہ سے یوں رقم فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ سے

احیائے دین کی جہاں اور بہت سی خدمات لیں وہاں آخر عمر میں اسیر مالٹا بنا کر خلق اللہ کے اژدھام سے چھڑوا کر تخلیہ میں بٹھایا اور فرقان حمید کا بہترین ترجمہ کروایا۔ سورۃ البقرہ سے سورۃ النساء کے حواشی بھی لکھوائے۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے جنہوں نے محنت شاقہ برداشت فرما کر مضامین قرآن حکیم کا ایک بہترین نچوڑ تشنگانِ علوم معارفِ قرآنیہ کے سامنے رکھ دیا۔“

اردو زبان کی مقبول عام اور مایۂ ناز دوسری تفسیر حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز کی ”بیان القرآن“ ہے۔ اس شہرۂ آفاق تفسیر کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: ”یہ تفسیر میں نے کامل شرح صدر کے ساتھ لکھی ہے، اس کی قدر تو ان لوگوں کو ہوگی جنہوں نے کم از کم بیس معتبر تفسیروں کا مطالعہ کیا ہو، وہ دیکھیں گے کہ وہ مقامات جہاں سخت اشکالات واختلافات واقع ہوئے ہیں ان کا حل کیسی سہولت کے ساتھ قوسین کے اندر صرف چند الفاظ بڑھا دینے سے ہوگیا، یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے۔“

اسی طرح محدث کبیر حضرت علامہ سید انورشاہ کاشمیری رحمہ اللہ نے ایک دفعہ درس بخاری کے دوران تفسیر بیان القرآن کے بارے میں فرمایا: ”میں ہمیشہ یہی سمجھتا رہا کہ اردو کا دامن علم وتحقیق سے خالی ہے، لیکن مولانا تھانویؒ کی تفسیر کا مطالعہ کرنے کے بعد مجھے اپنی رائے میں ترمیم کرنا پڑی اور اب سمجھتا ہوں کہ اردو بھی بلند پایہ علمی تحقیقات سے بہرہ ور ہے۔“

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تفسیر بیان القرآن کے بارے میں لکھتے ہیں: ”تفسیر بیان القرآن میں بڑی بڑی کتابوں کی مبسوط اور مفصل بحثوں کا خلاصہ اور نتیجہ نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔“

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے تفسیر بیان القرآن کے بارے میں لکھا: ”علامہ شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے قرآن کریم کا بہترین ترجمہ کیا ہے، اس ترجمہ کے ساتھ حضرت تھانوی نے اردو میں تفسیر بھی تحریر فرمائی جس میں دیگر تفاسیر کے مطالعہ کے بعد بڑی محنت اور جدوجہد کے ساتھ اہم اور مفید امور کو جامع اور مختصر انداز میں تحریر فرمایا اور مشکل مقامات کو نہایت عمدگی کے ساتھ حل کیا۔“

مشاہیر امت نے مذکورہ مایہ ناز تفاسیر کے بارے میں جو لکھا ہے اس میں چند اقتباسات کی جھلک سے افادیت اور مقبولیت عامہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اردو زبان کی قدرے مفصل مقبول عام تفاسیر میں حضرت مفتی محمد شفیع عثمانیؒ اور حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی آٹھ آٹھ جلدوں میں ”معارف القرآن“ اور حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ کی چھ جلدوں میں ”تفسیر ماجدی“ قابل ذکر ہیں، ان تینوں قابل ذکر تفاسیر میں حضرت تھانویؒ کی تفسیر بیان القرآن سے تسہیل وتشریح کے باعث معروف ہیں، ان تفاسیر میں جابجا تفسیر عثمانی سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا جو یقیناً دنیائے علم سے وابستہ لاتعداد افراد کے لئے بہت بڑا علمی خزانہ ہے۔

پون صدی سے زائد عرصہ سے تفسیر عثمانی سے جہاں طبقہ علم سے متعلق افراد سیراب ہوئے وہیں سعودی حکومت کی جانب سے کئی سالوں تک دنیا بھر کے اردو زبان سے وابستہ افراد میں سالوں حجاج وزائرین میں تقسیم بھی کی جاتی رہی۔

اہل علم بخوبی واقف ہیں کہ مذکورہ تفاسیر میں قدیم اردو وافر طور پر مستعمل ہے، کئی اہم علمی نکات کے حل کے لئے تسہیل کی ضرورت درپیش ہوتی تھی۔ اردو زبان کی ان اہم معتبر ومستند تفاسیر سے استفادہ کی غرض سے ان طالبین کے لئے مختلف علاقائی زبانوں سے تعلق رکھنے والوں میں بھی جامع تسہیل کی عرصہ سے خواہش کا اظہار بھی کیا جارہا تھا اور مزید علوم دینیہ سے وابستہ وہ افراد جو مفصل تفاسیر کے مطالعہ کے لئے خلاصہ وسہل کی ضرورت کا احساس بھی رکھتے تھے۔

سالوں سے اس اہم کام کی ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے برادر عزیز مولانا عمر انور بدخشانی سلمہ اللہ سے مذکورہ دونوں تفاسیر کو یکجا ویکساں طور پر سہل اردو میں تین جلدوں پر مشتمل اردو کی تفاسیر میں ایک بہترین شاہکار اضافہ کا سبب بنایا ہے۔

اس جامع تفسیر کے فوائد وترتیب لکھنے سے قبل ”برادرم موصوف“ کی نسبتوں کا اجمالاً تذکرہ بھی رقم کر دیا جائے۔

نوجوانوں کے لئے ایک مثال مولانا عمر انور:

مولانا عمر انور بدخشانی سلمہ اللہ فاضل نوجواں ہیں عظیم مرکز علم وصفاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں بزرگ استاد حضرت قاری حبیب الرحمٰن حفظہ اللہ سے حفظ قرآن کی سعادت کے بعد درس نظامی کی تکمیل اور اپنے محبوب استاد فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کے زیر نگرانی فقہ اسپیشلائزیشن (تخصص فی الفقہ) کے بعد اپنے مادر علمی میں تدریس اور تدوین فتاویٰ میں تقرری ہوئی۔

تکمیل درس نظامی یعنی دورہ حدیث (عالمیہ مساوی ایم اے) میں ملک بھر کے مدارس میں اول پوزیشن حاصل کی۔

موصوف برادر عزیز مولانا عمر انور سلمہ اللہ دور حاضر میں علوم نقلیہ وعقلیہ کے ماہر، مفسر قرآن، شارح واستاد حدیث، ممتاز مدرس، مدبر ومربی اور محدث العصر علامہ بنوریؒ کے فرزند نسبتی (داماد) حضرت مولانا محمد انور بدخشانی حفظہ اللہ کے باصلاحیت فرزند ہیں۔ حضرت بدخشانی حفظہ اللہ کی علمی وتحقیقی خدمات سے اہل علم خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ تقریبا چالیس سے زائد مطبوعہ اردو، فارسی اور عربی زبان میں درسی وفنی کتب کے مصنف ہیں، جن میں درس نظامی میں شامل کئی کتب فنون کی تسہیل بھی شامل ہیں، تقریباً چھ جلدوں پہ مشتمل آپ کی تفسیر قرآن زیر طبع ہے۔ آپ کا لکھا ہوا فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ سعودی حکومت کی جانب سے لاکھوں کی تعداد میں چھپوا کر حجاج وزائرین میں تقسیم بھی کیا جا رہا ہے۔ چند برس قبل وفات پانے والی آپ کی والدہ ماجدہ رحمہا اللہ فقیہ وقت مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی نواسی تھیں۔ جو عظیم علمی مرکز جامعہ دارالعلوم کراچی کے احاطۂ خاص میں علمائے ربانین ومرشدین امت اور اپنے آباؤ اجداد کے پہلو میں آسودہ خاک ہیں۔

مولانا عمر انور سلمہ اللہ جامعہ بنوری ٹاؤن میں تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ شعبۂ دارالتصنیف ومجلس دعوۃ والتحقیق سے بھی منسلک ہیں۔ گلشن اقبال کراچی کی بڑی جامع مسجد قباء کے امام وخطیب اور اسی مسجد میں عوامی حلقہ درس قرآن کے بہترین مدرس بھی ہیں۔ اور عرصہ سے ہفتہ وار درس قرآن واصلاحی آن لائن کے علمی سلسلہ کے بھی روح رواں ہیں۔ تقریبا گزشتہ دو دہائیوں سے رمضان المبارک میں تراویح میں ختم قرآن اور خلاصہ تفسیر سے بھی کئی حضرات فیضیاب ہو رہے ہیں۔

تین جلدوں پہ مشتمل شاہکار قابل صدآفرین تفسیری خدمت کے ساتھ چند دیگر عنوانات پر بھی بہترین جامع کتب بھی مرتب فرمائی ہیں۔ جن میں:

"قرآنی دعائیں مناجاتِ انبیاء وصالحین"

"مستند خلاصہ مضامینِ قرآنی"

"استخارہ مسنونہ"

"اسلام اور دور حاضر کے شبہات و مغالطے"

اور مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ کی سیرت پر شاہکار "النبی الخاتم" کی تدوین وحواشی پر بھی بہت خوب کام کیا ہے۔

برادر موصوف سلمہٗ اللہ کی مذکورہ کتب مطبوعہ موجود ہیں، جبکہ کئی اہم عنوانات پر آپ کی تصنیفی وتحقیقی کاوشیں مزید جاری ہیں۔

مذکورہ چند تعارفی علمی وخاندانی نسبتوں کے ساتھ اللہ نے عمر میں "چھوٹے" نسبتوں وکمالات میں "بڑے" برادر مولانا عمر انور سلمہ اللہ کو درس وتدریس، تصنیف وتالیف، تحریر وخوش نما خطاطی کی فنی باریکیوں کو سمجھنے کی صلاحیت سمیت کتب بینی کی دنیا کے ایک بہترین مطالعہ کا حسین ذوق بھی عطاء فرمایا ہے۔ اس عمر رواں کے چند برسوں میں تفسیر قرآن، علوم وفنون سے لگاؤ جہاں اپنی خاندانی نسبتوں کی امین ہیں وہیں "برادر موصوف سلمہٗ اللہ" کو اپنے ہم عصروں میں ممتاز بھی بناتی ہیں۔

تحصیل علم سے حیاتِ عمل کے چند برسوں کے اوقات کو جس درجہ قیمتی بنایا وہ طالب علم کے لئے بھی یقیناً ایک نمونہ اور مثال ہے۔

"برادر موصوف" سے قربت کی کئی وجوہات میں جہاں مذکورہ علمی وخاندانی نسبتیں ہیں وہیں راقم کے "ماموں جان" جانشین محدث العصر مولانا سید سلیمان بنوری حفظہ اللہ (نائب رئیس و استاد الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی) سے ہمہ وقت کا تعلق خاص کا ہونا بھی اہم وجہ ہے۔ اسی بناء پر سالوں برادر محترم سے ملاقاتیں کبھی روز روز اور کبھی چند ایام کے تعطل کے بعد ہونا ایک روایتی سا معمول رہا ہے۔ ابھی تقریبا تین برس قبل والد ماجد امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ کی حیات وخدمات پر ماہنامہ بینات کی جانب سے شائع ہونے والے اشاعت خاص کی تیاری میں تصحیح وتزئین، عنوانات وسرورق سے لے کر طباعت تک کے کئی مراحل وامور کی انجام دہی میں راقم کی عملاً موصوف کے ساتھ ہمراہی رہی، اور الحمدللہ مہینوں کا کام دنوں اور دنوں کا گھنٹوں میں ہونے میں برادر محترم کی جہاں کاوشوں کا ثمرہ رہا وہیں ان کا اپنی نسبتوں کی بناء پہ تعلق خاص کا بھی بڑا دخل رہا۔ اس دوران راقم کے بے باک مزاج کو تحمل سے برداشت کر کے جس جذبہ واخلاص اور بے لوث ہو کر ایک تاریخی دستاویز کو مرتب کرنے میں جو بنیادی کردار ادا کیا اس پر خاندانِ کامل پوری وبنوریؒ ہمیشہ ان کا ممنون منت اور دعا گو رہا ہے اور ان شاء اللہ رہے گا۔ اس تاریخی اشاعت کے ایام میں ان کی کئی پوشیدہ صلاحیتیں راقم پر آشکارہ ہوئیں جس سے برادر موصوف سلمہ اللہ سے والہانہ تعلق وباہمی محبت مزید گہری سے گہری ہوتی گئی۔

(جاری ہے)

شہید ناموس رسالت

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ

مختصر سوانح حیات، علمی وتدریسی اور صحافتی خدمات

آخری قسط

مولانا سید محمد زین العابدین

بیعت وخلافت:

بیعت: حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلی بیعت حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کی، دوسری بیعت حضرت مولانا محمد عبداللہ شاہ نقشبندیؒ سے کی، تیسری بیعت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے کی، ان کی شہادت کے بعد چوتھی بیعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ سے ہوئی۔

خلافت: حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت عطا فرمائی تھی، ان کے علاوہ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی طرف سے حضرت شہیدؒ کو اعزازی خلافت عطا فرمائی تھی۔

آپ کی خدمات کے عروج کا دور:

۱۸ مئی ۲۰۰۰ کو حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت ہوئی، حضرتؒ کی شہادت کے بعد چونکہ حضرتؒ کے خلفا میں اس وقت سب سے معروف علمی اور قد آور شخصیت حضرت مفتی نظام الدین شامزئیؒ کی تھی، چنانچہ مفتی صاحبؒ حضرت لدھیانویؒ کے علمی جانشین کی حیثیت سے منظر پر آئے، اور حضرت لدھیانویؒ کے چھوڑے ہوئے بہت سے کام آپ کے ذمہ ہوگئے، لیکن صرف چار سال کے عرصہ میں ہی حضرت شامزئیؒ کی بھی شہادت ہوگئی اور چار پانچ ماہ بعد ہی اکابر کے خادم حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی شہادت ہوگئی، اس کے بعد ان تینوں شخصیات کے کاموں کو جس شخصیت نے سنبھالا اور اکیلے ہی خوبی سے نبھایا وہ مولانا سعید احمد جلال پوریؒ تھے، اور وقت گزرتے گزرتے ایک دور ایسا آیا کہ حضرت لدھیانویؒ، حضرت شامزئیؒ اور حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ کے بعد بڑے بڑے مسائل اور گھمبیر حالات میں لوگوں کی نگاہیں آپ کی تحریروں کی طرف اٹھتی تھیں، عالمی اور بین الاقوامی حالات اور پوری دنیا کے مسلمانوں پر آئے مصائب پر آپ کی تحریروں کو پڑھ کر حضرت بنوریؒ اور حضرت لدھیانویؒ کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ یہ تھا آپ کے عروج کا دور! ایک لمبا عرصہ تجربہ کار لوگوں اور علما و اکابر کی خدمت وصحبت میں گزار کر اب آپ سے امت کی رہنمائی کا کام لیا جارہا تھا۔

پھر حضرت جلالپوری شہیدؒ اپنے شیخ حضرت لدھیانویؒ کی آواز بن گئے، خواہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کا پلیٹ فارم ہو، یا جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن اور اقرا روضۃ الاطفال کا کوئی مسئلہ ہو، ماہنامہ بینات کے صفحات ہوں یا ہفت روزہ ختم نبوت کی ذمہ داری، روزنامہ جنگ کا صفحہ اقرا ہو یا روزنامہ اسلام کا ادارتی صفحہ، ختم نبوت کراچی کی کانفرنس ہو یا برمنگھم لندن کی، تقریر کا میدان ہو یا خانقاہ کی مجلس، ذکر کا حلقہ ہو یا علماء کی محفل، ابتدائی رمضان میں عمرہ ہو یا رمضان کے آخری ایام کا اعتکاف ہو، جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں ذکر کا حلقہ ہو یا جامع مسجد خاتم النبیین کی مجلس ہو، تصنیف وتالیف کا شعبہ ہو یا وعظ و بیان کا میدان ہو، باطل فتنوں کی سرکوبی کا کام ہو یا اپنوں کی سرپرستی کا موقع ہو، قادیانیوں کے خلاف آواز اٹھانی ہو یا ملحدین کا قلع قمع، مساجد ومدارس کی سرپرستی ہو یا دینی ومذہبی جماعتوں کی قیادت، مریدین کی تربیت کرنی ہو یا طالب علموں کی سرپرستی غرض ہر میدان میں حضرت جلالپوری شہید نے اپنے عمل سے اپنے کو حضرت لدھیانویؒ کا صحیح علمی ودینی جانشین ثابت کردکھایا بلکہ جانشینی کا حق ادا کردیا۔

آپ بیس سال اپنے شیخ حضرت

لدھیانویؒ کی صحبت میں رہے، اس ۲۰ سال کی خدمت نے حضرت جلال پوریؒ کو اپنے شیخ کا پرتو بنادیا تھا، چنانچہ حضرت لدھیانویؒ کی علمی و ادبی تحریر، ان کے بولنے اور برتنے کے ناز و انداز غرض ہر چیز ان کے مشابہ ہوگئی تھی، یہی وجہ ہے کہ حضرت لدھیانویؒ کے بہت سے مرید اور اہل تعلق آپ کے پاس آ کر اپنے شہید مرشد کی مجلس کی خوش بو پاتے اور آپ کے ساتھ اصلاحی تعلق قائم کرلیتے، گزشتہ کئی سالوں سے اپنے شیخ حضرت لدھیانویؒ کی ترتیب پر رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ کبھی جامع مسجد فلاح میں، کبھی جامع مسجد خاتم النبیین میں اور شہادت سے پہلے کے تین سالوں میں جامع مسجد باب الرحمت شادمان ٹاؤن میں اعتکاف فرمایا، عوام کا ایک سمندر ہوتا تھا، راقم الحروف بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے حاضر خدمت ہوا کرتا تھا، افسوس کہ وہ رونقیں ختم ہوگئیں، وہ ذکر و بیان کی مجلسیں اجڑ گئیں، وہ درس و تدریس کے حلقے ویران ہوگئے۔ لیکن قدرت کا ضابطہ ہے کہ شخصیات کی بنیاد پر کام نہیں چلا کرتے بلکہ اللہ پاک کام چلانے والے ہیں، وہ خود ہی بندوں کو جانے والی شخصیات کے کاموں کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور دینِ اسلام کی حفاظت کا یہ کام ان شاء اللہ رکے گا نہیں، بلکہ تا قیامِ قیامت جاری و ساری رہے گا۔

شہادت:

حضرت جلالپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح حق گو اور بے باک عالم دین تھے، جس بات کو حق سمجھتے اس کو برملا بیان کردیتے اور اپنی تحریر میں لکھ ڈالتے، کوئی بھی فتنہ ہو آپ سب سے پہلے اس کے خلاف جہاد بالقلم اور باللسان کرتے ہوئے نظر آتے تھے، ظاہر ہے دین دشمنوں کو یہ باتیں کہاں برداشت ہوسکتی تھیں؟!

بروز جمعرات ۲۵/ربیع الاول ۱۴۳۱ھ بمطابق ۱۱/مارچ ۲۰۱۰ء بعد از نماز عشا تقریباً رات دس بجے اپنے شیخ کی قائم کردہ مسجد، جامع مسجد خاتم النبیین میں بیان و مجلس ذکر سے فراغت کے بعد اپنے گھر جاتے ہوئے ابوالحسن اصفہانی لنک روڈ پر سفاک ظالم درندوں نے تعاقب کرتے ہوئے فائرنگ کرکے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کردیا، آپ کے ساتھ آپ کے بڑے صاحبزادے مولوی حافظ محمد حذیفہ جلالپوری، آپ کے خادم مولانا مفتی فخر الزمان اور آپ کے مرید الحاج عبدالرحمٰن بھی آپ کے ساتھ ہی شہادت کا رتبہ پاگئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام شہداء پر اپنی رحمت کی بارش برسائیں اور قاتلوں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیں۔ آمین!

جنازہ و تدفین:

اگلے دن بعد نماز جمعہ جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں آپ کا جنازہ ہوا، نماز جنازہ مہتمم جامعہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ نے پڑھایا، جنازہ میں کبار علماء کا ایک مجمع تھا جن میں مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، مولانا امداداللہ صاحب، مولانا سید یوسف حسن طاہر صاحب (امام وخطیب جامع مسجد بنوری ٹاؤن)، مولانا سید عتیق الحسن صاحب (نائب امام وخطیب جامع مسجد بنوری ٹاؤن)، مولانا عزیز الرحمٰن (استاذ الحدیث دارالعلوم کراچی)، مولانا محمد راحت علی ہاشمی، مولانا افتخار احمد اعظمی، مولانا زبیر احمد صدیقی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا مفتی رفیق احمد بالاکوٹی وغیرہ حضرات شامل ہیں۔ علماء کے ساتھ ساتھ عوام کا بھی ایک جم غفیر تھا، پوری مسجد و مدرسہ کے بھر جانے کے بعد لوگوں نے سڑک پر بھی صفیں بنانا شروع کردی تھیں، غرضیکہ دور دور تک لوگ ہی لوگ نظر آرہے تھے، بعد ازاں آپ اور آپ کے رفقا کو جامع مسجد خاتم النبیین لے جایا گیا اور حضرت لدھیانویؒ، حضرت شامزئیؒ اور حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ کے پہلو میں تقریباً سہ پہر چار بجے سپردِ خاک کردیا گیا۔ حضرت جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر حضرت لدھیانوی کے قریب، حضرت مفتی محمد جمیل خان رحمۃ اللہ علیہ کے برابر میں، اور حضرت شامزئی رحمۃ اللہ علیہ کے آگے ہے۔

حضرت جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاءِ کرام:

(۱) حضرت مولانا منظور احمد الحسینی نور اللہ مرقدہ (سابق امیر یورپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)،

(۲) حضرت مولانا محمد احمد مدنیؒ (امام وخطیب ومہتمم وقاضی جامعہ محمودیہ مدنیہ، بفرزون کراچی)،

(۳) مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی)،

(۴) مولانا محمد اشتیاق صاحب (برادر زادہ حضرت شہیدؒ و ناظم مدرسہ امام ابو یوسف)،

(۵) قاری رفیق احمد صاحب (مدرسہ تعلیم القرآن نالہ گلی برنس روڈ)،

(۶) مفتی سہیل احمد (برادر زادہ حضرت شہیدؒ و مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ)،

(۷) مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی (فرزند صغیر حضرت لدھیانویؒ)،

(باقی صفحہ ۷ پر)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

جامع مسجد مسلم کالونی میں جلسہ سیرت النبی:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جامعہ ختم نبوت کی جامع مسجد مسلم کالونی چناب نگر میں سیرت النبی کے عنوان پر ۱۲؍ربیع الاول کو عشاء کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا غلام مصطفی نے کی۔ تلاوت ونعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور سیرت طیبہ پر بیان کیا۔ آخری خطاب چنیوٹ کے نوجوان خطیب خوش الحان مولانا غلام شبیر کا ہوا۔ مسجد کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔

جامعہ علوم شرعیہ، جھنگ: جامعہ کی بنیاد عالم ربانی مولانا سیّد صادق حسین شاہ شہیدؒ نے رکھی۔ موصوف دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ حق گوئی وبے باکی حسینی خون کا جزو ہے۔ رافضیت زدہ ماحول میں عظمت صحابہ اور ختم نبوت کا دیپ جلائے رکھا۔ آپ امیر عزیمت مولانا حق نواز شہیدؒ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ جمعیت علماء اسلام میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانیؒ سے مل کر پرچم نبوی کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ایک عرصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے امیر رہے۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت میں مردانہ وار حصہ لیا۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین تحریک کے سلسلہ میں جھنگ کے دورہ پر تشریف لائے ان میں راقم بھی شامل تھا۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کا دور تھا، ان کا طوطی بولتا تھا۔ شاہ صاحب نے غلہ منڈی کی جامع مسجد حق چاریار میں جلسہ رکھا۔ جس میں خطیب قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ہمارے بہت ہی اچھے اور قدیمی دوست مولانا محمد اقبال شیروانی سرانجام دے رہے تھے، انہوں نے پوچھا کہ مجلس کے رفقاء میں سے کون کون بیان کریں گے؟ اس وقت ڈیرہ غازی خان میں ہمارے مبلغ مولانا حکیم محمد اسماعیل عاصم تھے، جو کہ آج کل مظفر گڑھ میں مطب چلاتے ہیں اور بگڑے ہوئے نوجوانوں کا علاج کرکے انہیں راہِ راست پر لاتے ہیں۔ راقم نے ان کا اور اپنا نام لکھ کر دیا، جلسہ کی صدارت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد نوراللہ مرقدہ نے فرمائی تھی۔

شیروانی صاحب نے حکیم محمد اسماعیل عاصم کا اعلان کیا، اتفاق سے ان کا گلا خراب تھا، انہوں نے گلا خراب ہونے کا عذر پیش کیا۔ راقم نے اسی نام پر خطاب کیا، آتش جوان تھا۔ مارشل لاء کے دور میں عجیب وغریب گفتگو شرارتاً کی گئی، کیونکہ وہ گفتگو راقم کے کھاتہ میں نہیں حکیم صاحب کے گلے میں پڑنا تھی۔ چنانچہ اگلے دن اخبارات میں 16MO کے تحت حکیم صاحب کے خلاف پرچہ درج تھا۔ حکیم اسماعیل مجھ پر برس رہے تھے کہ تو نے شرارت کی۔

حضرت شاہ صاحبؒ مولانا محمد حذیفہ، مولانا رشید احمد ربانی، حاجی عزیزالرحمٰن اور جناب عبدالرحمٰن کے ایک ساتھی تبلیغی پروگرام میں جارہے تھے کہ ۷؍ستمبر ۱۹۹۱ء کو شہید کردیے گئے ان کی شہادت کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ ان کے جانشین بنے اور آج کل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے امیر ہیں۔ ان کے حکم پر ۱۱؍نومبر کو عصر کی نماز کے بعد طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔

جھنگ سٹی میں ختم نبوت کانفرنس: جامع مسجد تقویٰ جھنگ سٹی اہل حق کا قدیم مرکز ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ سٹی کے راہنما مولانا محمد سرور مدظلہ باہمت عالم دین ہیں، ان کی مساعی جمیلہ سے ۱۱؍نومبر بعد نماز عشاء تقویٰ مسجد میں درس قرآن کے عنوان سے ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت امیر جھنگ مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ مدظلہ نے کی۔ کانفرنس میں جامعہ محمودیہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم مدظلہ مجلس جھنگ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اقبال شیروانی نے علالت کے باوجود شرکت فرمائی۔ تلاوت قاری محمد مصدق نے پیش کی۔ نعت جناب جعفر خان رفیق سفر حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم نے پڑھی، حضرت اقدس دامت برکاتہم نے تفصیلی خطاب کیا، اپنے خطاب میں رحمت عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کے امت پر پانچ حقوق بیان کئے۔ نیز انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا، آپ سے قبل محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے اسلامیانِ پاکستان کی قربانیوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ حضرت والا نے اپنے خطاب کے اختتام پر سلسلہ نقشبندیہ کے طرز پر توبہ کرائی اور کئی حضرات نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ ۱۲؍نومبر صبح کی نماز کے بعد راقم کا ٹھنڈی مسجد جھنگ سٹی میں بیان ہوا۔

آزادی مارچ میں شرکت: قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے عمران کی سلیکٹڈ حکومت کے خلاف تمام اپوزیشن جماعتوں کو متحد کرکے آزادی مارچ کا اعلان کیا۔ قبل ازیں مولانا نے پندرہ ملین مارچ کئے، ہر ملین مارچ میں ہزاروں سے متجاوز انسانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے شرکت کی۔ یہ مارچ پُرامن مارچ تھے کہ ملک بھر میں نہ تو کوئی گملا ٹوٹا نہ ہی سرکاری وغیر سرکاری املاک کا ذرہ برابر کوئی نقصان ہوا۔

مولانا نے ۲۷؍اکتوبر سے آزادی مارچ کا اعلان کیا، چنانچہ ۲۷؍مارچ کو ہزاروں انسانوں پر مشتمل یہ مارچ کراچی سے روانہ ہوکر رات گئے تک سکھر پہنچا اور سکھر پہلا پڑاؤ تھا۔

۲۸؍مارچ کو سکھر سے روانہ ہوکر ملتان پہنچا، جس میں ہزاروں افراد مزید شامل ہوگئے اور رات کا پڑاؤ ملتان میں رہا۔ ملتان میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی سرکردگی میں ملتان کے پروگرام میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۹؍اکتوبر کی شام کو ملتان سے روانہ ہوکر یہ مارچ لاہور پہنچا اور رات کا قیام یادگار پاکستان کے وسیع وعریض پنڈال میں رہا۔ یہاں سے مزید ہزاروں افراد شریک ہوگئے اور ۳۰؍اکتوبر کی شام کو جلسہ عام کے بعد لاہور سے روانہ ہوکر گجر خان میں رات کا آرام وقیام کیا۔

۳۱؍اکتوبر کی شام کو روانہ ہوکر اسلام آباد کشمیر ہائی وے کے وسیع وعریض روڈوں پر ڈیرے لگائے۔ ۳۱؍اکتوبر سے ۱۴؍نومبر تک یہ مارچ دھرنے کی شکل اختیار کرگیا۔

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ عمرہ پر جارہے تھے، مارچ میں شرکت کی اور حرمین شریفین کے مبارک سفر پر روانہ ہوگئے۔ سندھ کے مبلغین بھی شریک مارچ رہے۔ پنجاب کے بعض مبلغین نے بھی شرکت کی۔ اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب ہرروز شام کو تشریف لاتے اور رات گئے تک منعقد ہونے والے جلسہ میں شرکت فرماتے۔

راقم اپنے اعذار کی وجہ سے زیادہ اوقات تو حاضری نہ دے سکا۔ ۱۴؍نومبر کو چناب نگر سے اسلام آباد کا سفر کیا۔ مغرب کی نماز مارچ اور دھرنے کے میدان میں پڑھی۔ مولانا محمد طیب زید مجدہ نے اپنا اثر ورسوخ استعمال میں لاکر کنٹینر پر لے گئے۔ جہاں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا راشد محمود سومرو اور دیگر قائدین سے ملاقات ہوئی۔

مدرسہ مفتاح العلوم سرگودھا میں بیان:

جامعہ مفتاح العلوم کی بنیاد استاذ العلماء حضرت مولانا عبداللطیفؒ نے رکھی۔ اس وقت اہتمام و انصرام کی ذمہ داریاں مولانا مفتی طاہر مسعود سنبھالے ہوئے ہیں۔ جامعہ سرگودھا کا سب سے بڑا ادارہ ہے، جس میں تقریباً ایک ہزار طلبا کرام زیر تعلیم ہیں۔ اساتذہ کرام سمیت دیگر عملہ ۸۴ افراد پر مشتمل ہے۔ جامعہ میں دورۂ حدیث شریف، تخصص فی الافتاء، دراسات دینیہ سمیت دسیوں شعبہ جات کا سلسلہ جاری ہے۔

مہتمم مدرسہ سرگودھا کے وفاق المدارس العربیہ کے مسؤل اور نامور عالم دین ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی مدظلہ اس مدرسہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ۱۴؍نومبر کو اسلام آباد سے واپسی پر رات کو جامعہ میں آرام و قیام رہا، اگلے روز ۱۵؍نومبر کو جامعہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔

مدرسہ اشرف العلوم ہرنولی: یکم دسمبر ۱۹۶۹ء کو جامعہ کی بنیاد علاقہ کے معروف عالم دین مولانا محمد یعقوب الحسینیؒ نے اپنے پیر ومرشد حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال کے حکم اور اجازت سے رکھی اور اس میں مختلف شعبے قائم کئے۔ حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت، لائبریری، شعبۂ نشر و اشاعت، شعبۂ تبلیغ، شعبۂ تعمیرات، شعبہ مطبخ، اسلامیہ پبلک اسکول، شعبۂ قبرستان، عیدگاہ، حمید کوٹ میں مدرسہ مظہر العلوم ایسے کئی شعبے کام کررہے ہیں۔ جامعہ میں امام اہلسنت مولانا قاضی مظہر حسینؒ چکوال، مولانا نذیر اللہ خان گجرات، مولانا عبداللطیف جہلمیؒ، مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ ساہیوال، مولانا محمد امین اوکاڑویؒ، مولانا محمد عبداللہ اسلام آباد جیسے عمائدین وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے۔ آج کل مدرسہ کا اہتمام مولانا محمد یعقوب الحسینیؒ کے فرزند ارجمند مولانا نصراللہ ناصر سنبھالے ہوئے ہیں۔ ۱۵؍نومبر کو جامعہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد نعیم مبلغ

میانوالی نے خطاب کیا۔ راقم کو بھی بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

خانقاہ سراجیہ کندیاں میں حاضری: خانقاہ سراجیہ کی بنیاد حضرت مولانا احمد خانؒ نے اپنے شیخ حضرت اقدس خواجہ سراج الدینؒ موسیٰ زئی شریف کے نام پر رکھی۔ مسجد، خانقاہ، لائبریری، تسبیح خانہ بمع برآمدہ بنوایا، ابھی پلستر اور رنگ وروغن نہ ہوا کہ بانی خانقاہ ۱۹۴۱ء میں رحلت فرما گئے۔

بانی خانقاہ نے اپنی زندگی میں حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ کو اپنا جانشین مقرر فرمادیا تھا۔ جنہیں خانقاہ کا حلقہ حضرت ثانیؒ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ حضرت ثانیؒ جب مسند آرائے خانقاہ ہوئے تو انہوں نے خانقاہ شریف کی ایک ایک چیز کو امانت سمجھا اور انتہائی دیانت داری کے ساتھ نظام کو چلائے رکھا۔ حضرت ثانی تقریباً سولہ سال تک مسند آرا رہے۔ انہوں نے بانی خانقاہ کی تعمیرات کو نہ چھیڑا اور مسجد، خانقاہ، تسبیح خانہ بغیر پلستر اور رنگ وروغن رہے۔

حضرت ثانیؒ کا ۱۹۵۷ء میں انتقال ہوا تو خانقاہ کے متعلقین، حضرات اول وثانی کے خلفاء نے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کو حضرت ثانیؒ کا جانشین اور خانقاہ سراجیہ کا سجادہ نشین مقرر کیا تو حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ نے ہر لحاظ سے خانقاہ شریف کو ترقی دی۔

مسجد، خانقاہ، تسبیح خانہ جنہیں بانی خانقاہ نے تعمیر کرایا تھا اور بغیر پلستر اور رنگ وروغن کے تھے، حضرت خواجہ صاحب نے ان کی تزئین وآرائش، مسجد کے گنبد کی عالی شان تعمیر مکمل کرائی، جن مستری، مزدوروں نے بانی خانقاہ کے زمانہ تعمیر کا آغاز کیا تھا، حضرت خواجہ صاحبؒ نے انہیں مستریوں یا ان کی اولادوں سے تعمیر مکمل کرائی۔ ٹیوب ویل لگوایا۔ وضو خانہ بنوایا حضرت قبلہ کے زمانہ میں مدرسہ سعدیہ سراجیہ نے ترقی کے مراحل طے کرنے شروع فرمائے۔ مدرسہ کی خوبصورت، عالیشان، دیدہ زیب تعمیر مکمل کرائی اور مدرسہ کو وفاق المدارس العربیہ سے منسلک کرایا اور مدرسہ کا اہتمام وانتظام موجودہ سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کے سپرد فرمایا اور حضرت والا نے لائبریری کی نہ صرف حفاظت کا انتظام فرمایا، بلکہ اس میں کئی ایک اہم کتب کا اضافہ فرمایا۔ نیز حضرت والا نے خانقاہی نظام کو ترقی وعروج سے سرفراز فرمایا۔ خانقاہ کی برکات پاکستان کے علاوہ پوری دنیا میں پھیلیں اور پھیلتی چلی گئیں۔ حضرت والا جہاں تشریف لے جاتے خلق خدا دیوانہ وار آپ کی طرف متوجہ ہوجاتی اور آپ کے ہاتھ پر ہزار ہا لوگوں نے بیعت کی اور اللہ، اللہ سے اپنی دل کی دنیا کو آباد کیا۔

حضرت خواجہ صاحب نہ صرف تصوف کے میدان کے شہسوار ثابت ہوئے بلکہ آپ کے استاذ گرامی شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بنائے گئے تو انہوں نے اس شرط پر امارت قبول فرمائی کہ مولانا خواجہ خان محمدؒ نائب امیر ہوں۔ چنانچہ آپ شیخ بنوریؒ کے حکم پر نائب امیر بنائے گئے۔ جہاں آپ نے نصف صدی سے زائد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خدمت کی وہاں آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی چہار دانگ عالم شہرت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت شیخ بنوریؒ کی وفات کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت وسیادت حضرت والا کے سپرد کی گئی۔ آپ تقریباً ۳۳ سال مجلس کے امیر رہے۔ آپ نے تحریک ختم نبوت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو برابر ترقی دی اور آپ کی شخصیت بین الاقوامی حیثیت اختیار کی گئی۔

آپ کی وفات حسرت آیات ۵/مئی ۲۰۱۰ء میں ہوئی، آپ کے خلفاء اور صاحبزادگان نے متفقہ طور پر آپ کے دوسرے فرزند ارجمند مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ کو آپ کو سجادہ نشین مقرر فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب خانقاہ کا نظم اپنے بڑوں کے طریقہ کے مطابق چلا رہے ہیں۔ خانقاہ میں وہی رونق اور چہل پہل نظر آتی ہے، جو حضرت باباجی کے دور میں تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب جہاں خانقاہ کے مسند نشین ہیں، وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے بھی رکن ہیں، حضرتؒ کے بڑے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر ہیں۔ تمام صاحبزادگان ایک دوسرے کا احترام فرماتے ہیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان کا دو روزہ تبلیغی دورہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے امیر مولانا قاری محمد طارق مدظلہ ۱۲/ربیع الاول کو جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجلس کے زیر اہتمام ڈیرہ اسماعیل خان ضلع میں باون تبلیغی پروگرام رکھے ہیں۔ دو روز آپ بھی عنایت فرمائیں تو راقم نے دو روز کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ۱۷/نومبر کو خانقاہ سراجیہ میں حاضری ہوئی۔ جناب صاحبزادہ محمد حامدؒ کی تعزیت کی اور جامعہ سعدیہ کے طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت حاصل کی۔ ظہر کی نماز ادا کرکے ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے سفر کیا اور عصر کی نماز مولانا قاری احسان اللہ احسان کے مدرسہ جامعہ ابی بن کعب سے ملحقہ مسجد میں پڑھی۔ (جاری ہے)

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا پیغام

ختم نبوت پوری امت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ اس سے سرمو انحراف کفر کے اندھیروں میں دھکیل دیتا ہے۔ یہ عقیدہ ایک سو آیات اور دو سو دس احادیث سے ثابت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہی اس عقیدہ پہ ڈاکا ڈالنے والے نمودار ہوگئے تھے۔ آپ ؐ کے دنیا سے وصال فرمانے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور کیوں نہ ہو جب خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے پیشین گوئی ہو چکی ہے کہ میرے بعد تیس جھوٹے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ (حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ختم نبوت وہ عظیم مشن جس کی خاطر بارہ سو صحابہ کرام وتابعین نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، جن میں ستر بدری صحابہ شامل ہیں۔ جب بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر نقب زنی کی کوشش کی گئی، مسلمان اپنے اختلافات بھلا کر اس کی سرکوبی کے لئے یک جان دو قالب ہو گئے اور اسے ناکوں چنے چبوا کر دم لیا۔ 1901ء میں جب مرزا غلام احمد قادیانی نے باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا تو مسلمانان ہند اپنے اسلاف کی تاریخ دہراتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے خلاف سد سکندری بن گئے۔ تحریکیں چلتی رہیں۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت ہو، 1974ء کی یا 1984ء کی، ہر تحریک میں مسلمان اس عظیم مشن کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہے۔ بالآخر 7/ستمبر 1974ء کو ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں قادیانیوں، بزعم خویش احمدیوں کو باقاعدہ کافر قرار دیا گیا۔ تہتر کے آئین کے تحت پاکستان پینل کوڈ کے سیکشن 298 سی اور 298 بی میں قادیانیوں پر

مولانا ابن الحسین عابدی

پابندیاں لگائی گئیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے۔ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔ اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔ قربانیوں کی طویل داستان رقم کرنے کے بعد اہلیان پاکستان نے اس قرارداد کی صورت میں عظیم کامیابی حاصل کی۔ قادیانی تاحال اس قانون کے خاتمے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ جب بھی کوئی سازش کرنے کی کوشش کرتے ہیں منہ کی کھانی پڑتی ہے، ختم نبوت کے پروانے عقاب کی نگاہ ان پر مرکوز کیے رہتے ہیں۔

راقم کی خوش قسمتی ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میٹروول سائٹ کراچی نے اپنی رکنیت سے نوازا ہے۔ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مشتاق شاہ شیرازی، مولانا فیض ربانی، مولانا عبد الحی مطمئن، مولانا شعیب عالم، مولانا قاسم رفیع اور مولانا محمد ارادے پر آدھی نیکی کمانے والے انسان کو اپنے ساتھ جوڑ کر پوری نیکی کمانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں میں شعور ختم نبوت اجاگر کرنے کے لئے پروگرامات منعقد کرتے رہتے ہیں۔ مدارس کے طلبہ کے لئے ہر جمعرات مرکزی دفتر ایم اے جناح روڈ جامع مسجد باب الرحمت میں پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسکول کے بچوں کے درمیان ختم نبوت کوئز پروگرام مقابلہ منعقد کیا جاتا ہے۔ وکلاء، اسکول وکالج کے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

ٹیچرز کے لئے الگ سے پروگرامات ترتیب دیئے جاتے ہیں۔اس سلسلہ کی ایک کڑی سالانہ سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس ہے۔راقم اپنی تمام ترمصروفیات کے باوجود بہرصورت کانفرنس میں شرکت کو یقینی بناتا ہے۔ہرسال پہلے سے بڑھ کر کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے۔امسال بھی مومن آبا عیدگاہ گراؤنڈ عوام الناس سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔کانفرنس سے ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، معروف خطیب مولانا رفیق جامی، مولانا قاضی احسان احمد، مفتی زبیر حق نواز ودیگر نے خطاب کیا۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس نے عوام الناس کو پیغام دیا کہ ملک پاکستان پاکیزہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر بنا ہے۔یہاں دین اسلام کے خلاف ہر قسم کے عزائم کو کسی صورت پنپنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے بجائے توبہ تائب ہوکر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کو اپنالیں۔ہمارے دروازے ہمیشہ ان کے لئے کھلے ہیں۔نئی حکومت بننے کے بعد قادیانی خوش تھے کہ نئے پاکستان میں ہم ایک بار پھر اپنے پر پرزے نکالیں گے لیکن مولانا فضل الرحمن کی قیادت میں دین کا درد رکھنے والوں نے شہر شہر ملین مارچ کرکے ان کے سارے عزائم خاک میں ملادیے۔پہلے ان کا بیان تھا کہ قادیان کا اگلا مرکز پاکستان ہوگا۔ملین مارچ کے بعد بیان آیا ہے کہ جب تک مولوی پاکستان میں موجود ہے ہمارا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا۔پرویز مشرف نے بھی کہا تھا کہ میں مولویوں کو ختم کرکے رکھ دوں گا۔اس کی سیاست ختم ہوگئی، خود بھی ختم ہونے کو ہے۔جبکہ ملا کی اذان پہلے سے بڑھ کے بلند ہے اور تاقیامت گونجتی رہے گی۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس کا آخری پیغام قادیانی مصنوعات سے بائیکاٹ کے متعلق تھا۔مرتد اور ایسے غیرمسلم جن کا مال مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا ہو، مفتیان کرام نے ان سے ہر قسم کے تعلق کو حرام قرار دیا ہے۔ہر قادیانی خواہ امیر ہو یا غریب اپنے مال کا دسواں حصہ قادیانیت کے لئے وقف کرتا ہے۔شیزان جوس، اچار، مربہ جات، یونیورسل اسٹیپلائزر، ذائقہ گھی وغیرہ قادیانی مصنوعات ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ حکومتی اداروں میں بھی قادیانی مصنوعات استعمال کی جاتی ہیں۔پی آئی اے ایئرلائن میں شیزان کیچپ فراہم کی جاتی ہے۔جہاں بھی قادیانی مصنوعات پائی جائیں، خرید وفروخت کرنے والوں کو پیار ومحبت سے سمجھایا جائے۔قانون ہاتھ میں لینے کی چنداں ضرورت نہیں۔

سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس اپنے دوررس اثرات مرتب کرتے ہوئے کامیابی سے اختتام کو پہنچا۔حاضرین نے دامے درمے قدمے سخنے ختم نبوت کے عظیم مشن سے جڑنے کے عزم کا اظہار کیا۔رب العالمین ہمارا خاتمہ بھی خدام ختم نبوت میں فرماکر شفاعت نبی کا حقدار ٹھہرائے۔☆☆

پی آئی سی واقعہ کی غیر جانبدار تحقیقات کرائی جائیں: علماء کرام

لاہور (مولانا عبدالنعیم) پی آئی سی واقعہ کی غیر جانبدار تحقیقات کرائی جائیں۔بے گناہ مریضوں کی موت کا سبب بننے والوں کو کڑی سزا دی جائے۔وکلا اور ڈاکٹرز کے تصادم کو روکنے کی بجائے حکومت ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہی۔مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی صورت حال انتہائی ابتر ہو چکی ہے۔عالمی برادری مقبوضہ کشمیر میں جنم لینے والے انسانی المیہ پر آنکھیں بند نہ کرے۔امت مسلمہ کو صلاح الدین ایوبی جیسی قیادت کی ضرورت ہے۔عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت پورے دین کا خلاصہ اور ہمیشہ سے حق پرستوں کا شعار ہے۔ناموس رسالت پر پہرہ دینا ہر مسلمان پر ہر لحہ فرض ہے۔اس اوّلین فریضہ سے بے خبری امت مسلمہ کے زوال کا باعث بن رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ صاحب ایمان ہونا ایک مومن کی بہت بڑی سعادت ہے۔یہ سعادت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کو بے عیب ماننے کے ساتھ مشروط ہے۔اس قوم کا بچہ بچہ ذات رسول کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتا ہے۔ساری عزتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری کے ساتھ وابستہ ہیں۔اگر حکمرانوں نے 295-C کو بدلنے کا ارادہ کیا تو قوم ان کی حکمرانوں کو قبول نہیں کرے گی۔ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، خطیب مرکز ختم نبوت مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا سعید وقار نے جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ پی آئی سی کے واقعہ پر پوری قوم کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ہسپتال پر دھاوا بولنے کے ذمہ داروں کو عبرت کا نشان بنایا جائے۔معصوم انسان کالے اور سفید کوٹ کی جنگ کی بھینٹ چڑھ گئے۔پی سی آئی واقعہ سے پنجاب حکومت کی نااہلی کھل کر سامنے آگئی ہے۔

REGD.SS.160

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی زندگی کے مختلف گوشوں کا

احاطہ کرتی ایک مختصر سوانح حیات

تذکرہ

شہیدِ اسلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ

ترتیب: شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہٗ

ضخامت: 407 صفحات

رعایتی قیمت: 150 روپے

ملنے کا پتہ:

دفترِ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت ایم اے جناح روڈ، کراچی

رابطہ نمبر: 0213-2780340 / 0213-2780337